سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2018

بدھ، 16۔ مئی 2018

(یوم الاربعاء، 29۔ شعبان المعظم 1439ھ)

سولہویں اسمبلی: چھتیسواں اجلاس

جلد 36: شمارہ 3

63

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 16-مئی 2018

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات زراعت، داخلہ اور تحفظ ماحول)

(اے) مسودہ قانون کا پیش کیا جانا

مسودہ قانون فرٹیلائزر پنجاب 2018

ایک وزیر مسودہ قانون فرٹیلائزر پنجاب 2018 پیش کریں گے۔

(بی) مسودات قانون کا پیش کیا جانا، غور وخوض اور ان کی منظوری

1۔ مسودہ قانون (پنجاب ترمیم) ڈرگز 2018

ایک وزیر مسودہ قانون (پنجاب ترمیم) ڈرگز 2018 پیش کریں گے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (پنجاب ترمیم) ڈرگز 2018 کو فوری طور پر زیر غور لانے کی غرض سے قواعد انضباط کار، صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت متذکرہ قواعد کے قاعدہ 94 اور 95 اور تمام دیگر متعلقہ قواعد کی مقتضیات کو معطل کیا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (پنجاب ترمیم) ڈرگز 2018، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (پنجاب ترمیم) ڈرگز 2018 منظور کیا جائے۔

64

2۔ مسودہ قانون لیگل ایڈ پنجاب 2018

ایک وزیر مسودہ قانون لیگل ایڈ پنجاب 2018 پیش کریں گے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون لیگل ایڈ پنجاب 2018 کو فوری طور پر زیر غور لانے کی غرض سے قواعد انضباط کار، صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت متذکرہ قواعد کے قاعدہ 94 اور 95 اور تمام دیگر متعلقہ قواعد کی مقتضیات کو معطل کیا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون لیگل ایڈ پنجاب 2018، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون لیگل ایڈ پنجاب 2018 منظور کیا جائے۔

3۔ مسودہ قانون کریمینل پراسیکیوشن سروس انسپکٹوریٹ پنجاب 2018

ایک وزیر مسودہ قانون کریمینل پراسیکیوشن سروس انسپکٹوریٹ پنجاب 2018 پیش کریں گے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون کریمینل پراسیکیوشن سروس انسپکٹوریٹ پنجاب 2018 کو فوری طور پر زیر غور لانے کی غرض سے قواعد انضباط کار، صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت متذکرہ قواعد کے قاعدہ 94 اور 95 اور تمام دیگر متعلقہ قواعد کی مقتضیات کو معطل کیا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون کریمینل پراسیکیوشن انسپکٹوریٹ پنجاب 2018، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون کریمینل پراسیکیوشن انسپکٹوریٹ پنجاب 2018 منظور کیا جائے۔

(سی) مسودات قانون پر غور وخوض اور ان کی منظوری

1- مسودہ قانون تحفظ گواہ پنجاب 2018 (مسودہ قانون نمبر 15 بابت 2018)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون تحفظ گواہ پنجاب 2018، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے داخلہ نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون تحفظ گواہ پنجاب 2018 منظور کیا جائے۔

65

2- مسودہ قانون (ترمیم) گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن پنجاب 2018 (مسودہ قانون نمبر 16 بابت 2018)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن پنجاب 2018 کو فوری طور پر زیر غور لانے کی غرض سے قواعد انضباط کار، صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت متذکرہ قواعد کے قاعدہ 95 کی مقتضیات کو معطل کیا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن پنجاب 2018، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے خدمات و انتظام عمومی نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن پنجاب 2018 منظور کیا جائے۔

3- مسودہ قانون یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی رسول پنجاب 2018 (مسودہ قانون نمبر 22 بابت 2018)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی رسول پنجاب 2018 کو فوری طور پر زیر غور لانے کی غرض سے قواعد انضباط کار، صوبائی اسمبلی

پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت متذکرہ قواعد کے قاعدہ 95 کی مقتضیات کو معطل کیا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی رسول پنجاب 2018، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے صنعت، تجارت و سرمایہ کاری نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی رسول پنجاب 2018 منظور کیا جائے۔

66

4- مسودہ قانون (ترمیم) (تنسیخ) بانڈڈ لیبر سسٹم پنجاب 2018

(مسودہ قانون نمبر 19 بابت 2018)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) (تنسیخ) بانڈڈ لیبر سسٹم پنجاب 2018 کو فوری طور پر زیر غور لانے کی غرض سے قواعد انضباط کار، صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت متذکرہ قواعد کے قاعدہ 95 کی مقتضیات کو معطل کیا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) (تنسیخ) بانڈڈ لیبر سسٹم پنجاب 2018، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے محنت و انسانی وسائل نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) (تنسیخ) بانڈڈ لیبر سسٹم پنجاب 2018 منظور کیا جائے۔

5- مسودہ قانون (پنجاب ترمیم) دھماکا خیز مواد 2018 (مسودہ قانون نمبر 14 بابت 2018)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(پنجاب ترمیم)دھماکا خیز مواد2018،جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے داخلہ نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے،فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(پنجاب ترمیم)دھماکا خیز مواد 2018منظور کیا جائے۔

67

6۔ مسودہ قانون(پنجاب ترمیم)رجسٹریشن2018(مسودہ قانون نمبر12بابت2018)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(پنجاب ترمیم)رجسٹریشن 2018،جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے ریونیو،ریلیف واشتمال اراضی نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے ،فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(پنجاب ترمیم)رجسٹریشن 2018منظور کیا جائے۔

7۔ مسودہ قانون(پنجاب دوسری ترمیم)رجسٹریشن2018(مسودہ قانون نمبر17بابت2018)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(پنجاب دوسری ترمیم)رجسٹریشن2018،جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے ریونیو،ریلیف واشتمال اراضی نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے،فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (پنجاب دوسری ترمیم) رجسٹریشن 2018 منظور کیا جائے۔

8۔ مسودہ قانون (ترمیم) مالیہ اراضی پنجاب 2018 (مسودہ قانون نمبر 11 بابت 2018)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) مالیہ اراضی پنجاب 2018، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے ریونیو، ریلیف واشتمال اراضی نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) مالیہ اراضی پنجاب 2018 منظور کیا جائے۔

9۔ مسودہ قانون زرعی مارکیٹنگ ریگولیٹری اتھارٹی پنجاب 2018
(مسودہ قانون نمبر 20 بابت 2018)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون زرعی مارکیٹنگ ریگولیٹری اتھارٹی پنجاب 2018، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے زراعت نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون زرعی مارکیٹنگ ریگولیٹری اتھارٹی پنجاب 2018 منظور کیا جائے۔

69

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولہویں اسمبلی کا چھتیسواں اجلاس

بدھ، 16- مئی 2018

(یوم الاربعاء، 29- شعبان المعظم 1439ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں دوپہر ایک بج کر تین منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری رمضان قادر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ ﴿١٣﴾
وَإِنَّ الْفُجَّارَ لَفِي جَحِيمٍ ﴿١٤﴾ يَصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّينِ ﴿١٥﴾ وَمَا هُمْ
عَنْهَا بِغَائِبِينَ ﴿١٦﴾ وَمَا أَدْرَاكَ مَا يَوْمُ الدِّينِ ﴿١٧﴾ ثُمَّ مَا أَدْرَاكَ
مَا يَوْمُ الدِّينِ ﴿١٨﴾ يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْئًا
وَالْأَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلَّهِ ﴿١٩﴾

سورۃ الانفطار آیات 13تا19

بے شک نیکوکار نعمتوں (کی بہشت) میں ہوں گے۔ (13) اور بدکردار دوزخ میں (14) (یعنی) جزا کے دن اس میں داخل ہوں گے (15) اور اس سے چھپ نہیں سکیں گے (16) اور تمہیں کیا معلوم کہ جزا کا دن کیسا ہے؟ (17) پھر تمہیں کیا معلوم کہ جزا کا دن کیسا ہے (18) جس روز کوئی کسی کا بھلا نہ کر سکے گا اور حکم اس روز اللہ ہی کا ہو گا (19)

وما علینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

مفلس زندگی اب نہ سمجھے کوئی
مجھ کو عشق نبیؐ اس قدر مل گیا
جگمگائے نہ کیوں میرا عکس دروں
ایک پتھر کو آئینہ گر مل گیا
ذہن بے رنگ تھا، سانس بے روپ تھی
روح پر معصیت کی کڑی دھوپ تھی
اس کی چشم کرم رونق جاں بنی
چھاؤں جس کی گھنی وہ شجر مل گیا
اس کا دیوانہ ہوں اس کا مجذوب ہوں
کیا یہ کم ہے کہ ان سے منسوب ہوں
سرحد حشر تک جاؤں گا بے دھڑک
مجھ کو اتنا تو زاد سفر مل گیا
جب سے مجھ پر ہوا مصطفےٰؐ کا کرم
بن گیا دل مظفر چراغ حرم
زندگی رہی تھی بھٹکتی ہوئی
میری خانہ بدوشی کو گھر مل گیا

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اس سے پیشتر کہ۔۔۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! پہلے میری گزارش سن لیں۔ اس سے پیشتر کہ وقفہ سوالات شروع کیا جائے میں آپ سب سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اجلاس کے فوری بعد تمام معزز ممبران کی فوٹو گرافی ہوگی میری تمام معزز ممبران پنجاب اسمبلی سے گزارش ہے کہ اس میں participate کریں۔ اگر کل روزہ ہوا تو پھر افطاری پی سی ہوٹل کے کرسٹل ہال میں ہوگی اور اگر روزہ نہ ہوا تو پھر ½7 بجے ڈنر ہوگا۔ میں تمام ممبران سے گزارش کرتا ہوں کہ اس میں شرکت فرمائیں۔

اب وقفہ سوالات شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات زراعت، داخلہ اور تحفظ ماحول سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ جی، قائد حزب اختلاف! آپ کچھ بات کرنا چاہتے ہیں۔ خدا کرے کہ کوئی اچھی بات کریں میں بھی سنوں اور تمام حضرات بھی سنیں۔

پوائنٹ آف آرڈر

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، میاں صاحب!

صوبہ میں لوڈشیڈنگ کی وجہ سے عوام الناس کو پریشانی کا سامنا

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پہلی بات تو یہ ہے کہ پچھلے تین چار گھنٹے سے یہاں پر ممبران بیٹھے ہیں کیا اسمبلی کے اندر جنریٹر یا کوئی ایسا سسٹم نہیں ہے کہ اگر لوڈشیڈنگ ہو جائے تو کام چل سکے؟ یہ بہت بڑا لمحہ فکریہ ہے کہ یہاں پر حکومت کی طرف سے دعوے کئے گئے کہ ہم نے آٹھ ہزار میگاواٹ سے زیادہ بجلی سسٹم میں داخل کر دی ہے۔

معزز ممبران حزب اقتدار: جناب سپیکر! 8 ہزار نہیں 11 ہزار میگاواٹ بجلی سسٹم میں داخل کی ہے۔

وزیر اوقاف و مذہبی امور (سید زعیم حسین قادری): جناب سپیکر! میں ان کی بات کا جواب دینا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: زعیم قادری صاحب! پہلے قائد حزب اختلاف کی بات پوری ہو جائے پھر آپ جواب دینا۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اس shutdown سے پورا پنجاب پریشان ہے، ہسپتالوں میں آپریشن نہیں ہو رہے ہیں جس سے کئی جانیں ضائع ہو جائیں گی۔ رمضان کی وجہ سے بے شمار لوگوں کے معمولات متاثر ہو رہے ہیں، کسی کے گھر میں پانی نہیں آ رہا ہے، کسی کے گھر میں چولہا نہیں جل رہا اور کسی کے کپڑے استری نہیں ہو رہے ہیں۔ ہم یہاں پر پچھلے تین چار گھنٹوں سے بیٹھے ہیں یہ حکومت کے منہ پر طمانچہ ہے۔ یہ بجلی کا failure ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ حکومت کا failure ہے۔ میاں محمد شہباز شریف بار بار ہاتھ لہرا لہرا کر کہتے رہے کہ چھ مہینوں تک اور بعد میں کہتے رہے کہ دو سال تک لوڈشیڈنگ کا مسئلہ ختم کر دیں گے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ آج پورا پنجاب اندھیروں میں ڈوبا ہوا ہے، ہسپتالوں میں آپریشن مؤخر ہو گئے ہیں اور آج کئی قیمتی جانیں ضائع ہوں گی۔

جناب سپیکر! دوسری بات میں یہ کہوں گا کہ اگر اس طرح کا کوئی واقعہ ہوتا ہے تو آپ کے ایوان کے اندر جنریٹر وغیرہ کا کوئی ایسا سسٹم ہونا چاہئے جس سے کم از کم ایوان کی کارروائی جاری رکھی جا سکے۔ ان حالات میں اگر آپ اجلاس چلانے جا رہے ہیں تو آدھے گھنٹے بعد یہاں بیٹھا بھی نہیں جائے گا جس طرح اس وقت تمام ممبران پنکھے جھل رہے ہیں۔ دیکھ لیں اگر آپ اجلاس چلانا چاہتے ہیں ورنہ آپ انتظار کریں۔ یہ حکومت کی پرفارمنس پر بہت بڑا سوال ہے۔

جناب سپیکر! تیسری بات میں یہ کرنا چاہتا ہوں کہ میں نے پرسوں بھی گزارش کی تھی کہ ہم یہاں پر لوگوں سے ووٹ لے کر آتے ہیں۔ جب ملکی سلامتی کے اوپر کوئی بات ہوتی ہے، اس پر کوئی question mark آتا ہے، جب پاکستان کے استحکام، سالمیت اور پاکستان جن خطرات میں گھرا ہوا ہے اس کی اگر کوئی بات ہوتی ہے تو آپ ہمیں اس پر بات کرنے دیا کریں لیکن آپ اس کو روکتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ جو میاں محمد نواز شریف نے بیان دیا ہے اس پر اپوزیشن کے بے شمار ممبران نے ایک قرارداد جمع کروائی ہے، پاکستان کو کمزور کرنے کا جو بین الاقوامی ایجنڈا ہے اس پر ہم احتجاج کریں گے۔

جناب سپیکر: آپ قرارداد لائیں اور قانون قاعدے کے مطابق اس پر عمل ہو گا میں اس سے باہر نہیں جاؤں گا۔ بڑی مہربانی اب آپ تشریف رکھیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اب آپ ہمیں اجازت دے دیں ہم out of turn قرارداد پیش کرنا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، out of turn نہیں ہو گی۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! آپ اجازت دے دیں۔

جناب سپیکر: جب لاء منسٹر صاحب آئیں گے پھر اس کو دیکھتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر تمام معزز ممبران حزب اختلاف اپنی نشستوں کے سامنے
کھڑے ہو گئے اور نعرے بازی کرنا شروع کر دی)

آپ تمام ممبران تشریف رکھیں۔ زعیم قادری صاحب! آپ بات کرنا چاہتے تھے، اپوزیشن لیڈر کی بات کا جواب دیں۔

وزیر اوقاف و مذہبی امور (سید زعیم حسین قادری): جناب سپیکر! اپوزیشن لیڈر نے پہلی بار بڑے مہذب انداز میں پاکستان اور ملک کے نظام پر تنقید کی ہے۔ میں واضح طور پر کہنا چاہتا ہوں کہ بریک ڈاؤن پورے پنجاب کے کسی حصے میں موجود نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اس وقت بھی 19 ہزار 800 میگاواٹ بجلی پیدا کی جا رہی ہے جبکہ بجلی کی طلب تقریباً 19 ہزار میگاواٹ ہے اور پنجاب کا صوبہ تاریخ میں پہلی بار اپنے وسائل سے پانچ ہزار میگاواٹ کی بجلی کے منصوبے لگا چکا ہے جبکہ اس صوبے میں جہاں ان کی حکومت ہے وہاں ایک میگاواٹ بجلی بھی نہیں بنائی گئی۔ میاں محمد شہباز شریف وہ وزیر اعلیٰ ہے اور میاں محمد نواز شریف وہ

وزیر اعظم تھے جنہوں نے پچھلے چار سالوں میں 16 ہزار میگاواٹ بجلی کے منصوبے لگائے۔ یہ تاریخی عمل ہے اور اس کو پوری دنیا جانتی ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ احتجاج پوچھ کر کیا کریں جہالت پر مبنی باتوں کو ہم مسترد کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ کی بڑی مہربانی۔ بہت شکریہ

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے
"مودی کے یاروں کو ایک دھکا اور دو" کی مسلسل نعرے بازی)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی جانب سے
"ووٹ کو عزت دو" کی نعرے بازی)

سوالات

(محکمہ جات زراعت، داخلہ اور تحفظ ماحول)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: اب ہم سوالات شروع کرتے ہیں۔ پہلا سوال جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔ جی، ملک صاحب!

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال نمبر 8861 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ساہیوال میں سیم و تھور سے متاثرہ اراضی کو قابل کاشت بنانے سے متعلقہ تفصیلات

*8861: **جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع ساہیوال میں اس وقت سیم و تھور سے متاثرہ اراضی کتنی کس کس مقام پر ہے؟

(ب) گزشتہ دو سالوں میں کتنی سیم و تھور سے متاثرہ اراضی کو قابل کاشت بنایا گیا ہے اس پر حکومت نے کتنی رقم خرچ کی؟

(ج) کیا حکومت نے ضلع ساہیوال میں تجربہ گاہ برائے اراضی و پانی قائم کی ہے اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ کریں؟

(د) محکمہ زراعت ریسرچ ونگ متاثرہ اراضی کو قابل کاشت بنانے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہا ہے مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ہ) ضلع ساہیوال محکمہ زراعت کے ریسرچ و سیم و تھور ونگ میں کتنے ملازمین تعینات ہیں ان کی تفصیل عہدہ و عرصہ تعیناتی بتایا جائے؟

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا):

(الف) ضلع ساہیوال کے رقبہ کی تفصیل اس طرح ہے۔

ضلع کا کل رقبہ:	5 لاکھ 23 ہزار ایکڑ
قابل کاشت رقبہ:	4 لاکھ 70 ہزار ایکڑ
جزوی طور پر سیم و تھور سے متاثرہ رقبہ:	ایک لاکھ 65 ہزار 490 ایکڑ
مکمل طور پر سیم و تھور سے متاثرہ رقبہ:	3 ہزار 93 ایکڑ

مکمل طور پر سیم و تھور سے متاثرہ رقبہ کی تحصیل اور یونین کونسل وار تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ زراعت (ریسرچ ونگ) کے زیر سایہ تجزیہ گاہ برائے مٹی و پانی، ساہیوال میں قائم ہے۔ اس ضمن میں گزشتہ دو سالوں میں مٹی و پانی کے 16 ہزار 851 نمونہ جات کا تجزیہ کیا گیا جو زمینیں سیم و تھور سے متاثرہ پائی گئیں اس کے کاشتکاروں کو اس کی مطابقت سے مشاورت فراہم کی گئی۔

(ج) محکمہ زراعت کا ذیلی دفتر لیبارٹری برائے تجزیہ گاہ برائے اراضی و پانی ساہیوال میں قائم ہے اور یہ پاکپتن روڈ ساہیوال پر واقع ہے۔ کاشتکاران کو مٹی اور پانی کے صحیح استعمال کے لئے مفید مشورہ جات دیئے جاتے ہیں جس کے لئے لیبارٹری میں مٹی اور پانی کے نمونہ جات کا تجزیہ کیا جاتا ہے مٹی اور پانی کی تجزیہ رپورٹ کے مطابق زمینداروں کو ضروری سفارشات دی جاتی ہیں۔

مزید بر آں (منصوبہ برائے فراہمی سہولیات کاشتکاران بذریعہ جدید توسیع سروسز زراعت 2.0) کے تحت محکمہ زراعت توسیع ساہیوال سے مٹی کے نمونہ جات وصول اور ان کا تجزیہ بھی کیا جاتا ہے۔

(د) محکمہ زراعت کے تحقیقاتی ادارہ برائے شورزدہ اراضیات، پنڈی بھٹیاں، ضلع حافظ آباد نے متاثرہ زمینوں کو قابل کاشت بنانے کے لئے درج ذیل طریقے وضع کئے ہیں۔

- سیم و تھور زدہ زمینوں میں سیم کے پانی کو نکالنے کے لئے نالوں کی کھدائی اور ٹیوب ویل لگائے جائیں۔
- ان زمینوں میں ایسے درخت لگائے جائیں جو کہ زیادہ پانی استعمال کرتے ہوں۔ جیسے کہ سفیدہ، کیکر، فراش وغیرہ۔
- نہری نظام سے پانی کے رساؤ کو روکنے کے لئے نہروں کے کنارے پختہ کئے جائیں اور نہروں کی صفائی کی جائے۔
- کلراٹھی زمینوں میں جپسم کے استعمال کو فروغ دیا جائے۔
- سیم و تھور زدہ زمینوں میں ایسی فصلات کاشت کی جائیں جو کہ زیادہ پانی استعمال کرتی ہوں اور نمکیات کے خلاف قوت مدافعت رکھتی ہوں۔ جیسا کہ چاول، کلر گراس، فالسہ، بیر، جامن، امرود وغیرہ شامل ہیں۔
- ان زمینوں میں پٹڑیوں (Beds) اور کھیلیوں (Ridge) پر کاشت کی جائے۔

درج بالا اقدامات سے سیم اور تھور سے متاثرہ اراضی کو قابل کاشت بنایا جاسکتا ہے۔

(ہ) محکمہ زراعت (ریسرچ ونگ) میں سیم و تھور ونگ نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ سوال سیم اور تھور کی زمینوں کے بارے میں ہے---

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے
"غدار کو پھانسی دو" کی نعرے بازی)

MR SPEAKER: Order please, order please. Order in the House.

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! انہیں تمیز نہیں ہے انہیں تمیز سکھائیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے
"ملت کے غداروں کو ایک دھکا اور دو" کی نعرے بازی)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی جانب سے
"چرسی بھنگی ہائے ہائے" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر: ملک صاحب! آپ اپنا ضمنی سوال پوچھیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں نے ساہیوال میں سیم و تھور سے متاثرہ اراضی کے بارے میں پوچھا تھا محکمے نے جواب دیا کہ چک نمبر 78/5-L، چک نمبر 138/5-L، محمد پور اور اورنگ آباد، 50/GD ان سارے گاؤں میں کروڑوں روپے کی زمینیں salted ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے محکمے سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ کتنے عرصے سے salted ہے، کتنے عرصے سے سیم اور تھور کا شکار ہے اور محکمہ ان کے لئے کیا کر رہا ہے؟

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے
"مودی کے ان یاروں کو ایک دھکا اور دو" کی مسلسل نعرے بازی)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی جانب سے
"ریکھا کے ان یاروں کو ایک دھکا اور دو" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔ جی، ایگریکلچر منسٹر صاحب!

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا): جناب سپیکر! ایک تو شور بہت زیادہ ہے اس لئے مجھے کچھ سمجھ نہیں آسکی۔ میرے فاضل دوست نے جو فرمایا ہے یہ میرے سے بات کر لیں میں ان کا یہ مسئلہ حل کروادوں گا۔ (شور و غل)

MR SPEAKER: Order please, order please. Order in the House.

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے کیا جواب دیا ہے مجھے سمجھ نہیں آئی؟

جناب سپیکر: پھر میں آپ کو کیسے سمجھاؤں؟

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے
"پھانسی، پھانسی" کی مسلسل نعرے بازی)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی جانب سے
"قوم کے ان غداروں کو ایک دھکا اور دو" کی نعرے بازی)

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا): جناب سپیکر! انہوں نے جو بتایا ہے کہ ان کے حلقے میں سیم اور تھور کی جگہیں ہیں۔ گورنمنٹ آف پاکستان نے جپسم پر سبسڈی دے دی ہے اور جو جو ان کا علاقہ ہے۔ میں اپنے محکمے کو ہدایات جاری کر دیتا ہوں اور وہ وہاں جا کر ان کا مسئلہ حل کروادیں گے۔ (شور و غل)

جناب سپیکر: جی، آرڈر پلیز آرڈر۔ محترمہ شُنیلا رُوت! آپ کا سوال ہے۔ محترمہ شُنیلا رُوت! آپ نے سن لیا ہے؟

کورم کی نشاندہی

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: کورم کی نشاندہی کی گئی ہے لہذا گنتی کی جائے۔ جی، گنتی ہو رہی ہے اپنی اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جی، گنتی کی گئی ہے۔ کورم پورا ہے لہٰذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(---جاری)

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال نمبر 9165 محترمہ شُنیلا رُوت! میں نے آپ کا نام پکارا ہے آپ تشریف رکھتے ہوئے آپ جواب نہیں لینا چاہتی لہٰذا سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 9667 جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے--- موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 9466 محترمہ مدیحہ رانا کا ہے--- موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 9236 محترمہ شُنیلا رُوت کا ہے--- موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 9674 محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے--- موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال میاں محمد رفیق کا ہے۔ میاں صاحب! سوال نمبر بولئے گا۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! سوال نمبر 9639 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں کاشتکاروں کو سولر ٹیوب ویل کی فراہمی کی تفصیلات

*9639: **میاں محمد رفیق:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے گزشتہ بجٹ میں کاشتکاروں کو تیس ہزار سولر ٹیوب ویل فراہم کرنے کا اعلان کیا تھا؟

(ب) اب تک کاشتکاروں کو کتنے سولر ٹیوب ویل کس کس کو اور کس کس علاقے میں فراہم کئے گئے ہیں، تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

(ج) ایک سولر ٹیوب ویل پر حکومت کی طرف سے کتنی سبسڈی فراہم کی جارہی ہے اور سولر ٹیوب ویل کی فراہمی کے لئے کیا طریق کار اور شرائط طے کی گئی ہیں، تفصیلات فراہم کی جائیں؟

(د) کیا محکمہ کی طرف سے اس پر کوئی باقاعدہ پالیسی بنائی گئی ہے تو اس کی کاپی ایوان میں فراہم کی جائے اگر نہیں بنائی گئی تو اس کی وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا):

(الف) یہ بات درست نہ ہے کہ حکومت پنجاب نے کاشتکاروں کو سولر ٹیوب ویل پر سبسڈی فراہم کرنے کا اعلان کیا ہے۔ البتہ خادم پنجاب کے کسان package (2016-17 تا 2018-19) کے تحت ڈرپ / سپرنکلر نظام آبپاشی کو چلانے کے لئے سولر سسٹم پر 80 فیصد سبسڈی فراہم کی جارہی ہے۔

(ب) جیسا کہ جز (الف) میں وضاحت کی گئی ہے کہ ڈرپ / سپرنکلر نظام آبپاشی کو چلانے کے لئے سولر سسٹم پر 80 فیصد سبسڈی فراہم کی جارہی ہے۔ مالی سال 2016-18 کے دوران پنجاب بھر میں 11723 ایکڑ پر ڈرپ / سپرنکلر نظام آبپاشی کے لئے اب تک 1137 سولر سسٹم فراہم کئے جاچکے ہیں۔ ضلع وار تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ڈرپ / سپرنکلر نظام آبپاشی کو چلانے کے لئے سولر سسٹم کی فراہمی پر 80 فیصد سبسڈی دی جارہی ہے جبکہ بقیہ 20 فیصد کسان برداشت کرتے ہیں۔ سولر سسٹم کی فراہمی کی شرائط اور طریق کار کی تفصیل (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) چونکہ سولر ٹیوب ویل لگانے سے زیر زمین پانی کے ذخائر کا بے جا استعمال ہونے کا خدشہ ہے اس لئے سولر سسٹم کو صرف ڈرپ / سپرنکلر نظام کے ساتھ ملحق کیا گیا ہے تاکہ اس سے دستیاب پانی کا بہتر اور مؤثر استعمال کیا جاسکے اور زیر زمین آبی وسائل میں ہونے والی کمی کو روکا جاسکے۔ اس پالیسی کے تحت حکومت پنجاب نے ADP کا منصوبہ جاری کیا ہے جس کے تحت 20,000 ایکڑ پر ڈرپ / سپرنکلر نظام آبپاشی چلانے کے لئے سولر سسٹم فراہم کئے جائیں گے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! ضمنی سوال تو بہت سارے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ مجھے بتائیں کہ کون سے جز پر جانا چاہتے ہیں تاکہ میں بھی کچھ دیکھوں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں عرض کرتا ہوں۔ سوال کے جز(الف) میں پوچھا گیا ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے گزشتہ بجٹ میں کاشتکاروں کو تیس ہزار سولر ٹیوب ویل فراہم کرنے کا اعلان کیا تھا؟ بہرحال اس میں جواب تو یہ ہے کہ یہ درست نہ ہے۔ چلیں! یہ مان لیتے ہیں کہ یہ درست نہ ہو گا۔ اب جز(ب) میں آتے ہیں اس میں سوال یہ ہے کہ اب تک کارشتکاروں کو کتنے سولر ٹیوب ویل کس کس کو اور کس کس علاقے میں فراہم کئے گئے ہیں، تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟ اور اس کے ساتھ ہی جز(ج) میں شرائط ہیں اور شرائط کے ساتھ ان کے قواعد وضوابط ہیں اور سوال میں جو پوچھا گیا تھا اس کا جواب میں نہیں آیا۔

جناب سپیکر! اس میں تفصیلات پوچھی گئیں اور گول مول جواب دیا گیا ہے۔ آپ بھی توجہ فرمایئے کہ جز(ب) میں یہ جواب دیا گیا ہے کہ جیسا کہ جز(الف) میں وضاحت کی گئی ہے کہ ڈرپ / سپرنکلر نظام آبپاشی کو چلانے کے لئے سولر سسٹم پر 80 فیصد سبسڈی فراہم کی جارہی ہے۔ اس میں جو تفصیل لف(ب) ہے اس میں گول مول جواب ہے۔ پوچھا گیا ہے کہ اس کی تفصیل فراہم کی جائے کہ کس کس ضلع سے یہ درخواستیں آئیں، شرائط کے مطابق تھیں، ان کی قواعد کے مطابق چھان بین کی گئی، کیا سب درخواست گزار کو سپرنکلر سولر سسٹم دے دیا گیا اور کس کو محروم رکھا گیا؟ اس کی تفصیل نہیں دی گئی ہے۔ یہ سارا جواب گول مول کر دیا گیا ہے اس لئے مجھے وزیر صاحب اس کی وضاحت فرمادیں کہ میں نے جو تفصیل مانگی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، وزیر صاحب! ماشاءاللہ یہ گول کیپر ہیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! یہ ٹوبہ ٹیک سنگھ کا ہی بتادیں کہ اس ضلع میں کتنی درخواستیں آئی ہیں اور کتنی درخواستیں شرائط اور قواعد کے مطابق تھیں، کن کو منظور کیا گیا یا قرعہ اندازی کی گئی اس میں کیا

طریقہ اختیار کیا گیا ہے؟ یا ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کوئی درخواست نہیں تھی؟ چلیں! یہی بتائیں کہ درخواست ہی کوئی نہیں تھی اور اگر درخواستیں تھیں تو ان کا ذکر کیوں نہیں آیا ہے؟

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں گے۔ یہ ضمنی سوال بڑا چھوٹا سا ہے اس کا جواب آپ آنے دیں۔

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا): جناب سپیکر! یہ سولر سسٹم بیس ہزار ایکڑ کے لئے ہے جو کہ دس ایکڑ کے لئے ایک سولر سسٹم ہے۔ جس کے لئے سپرنکلر کا انتظام یا ڈرپ اریگیشن کا ہونا ضروری ہے جو کہ اس وقت ہم 1133 سولر سسٹم فراہم کر چکے ہیں۔ ہم نے سولر سسٹم کے ساتھ سپرنکلر یا ڈرپ اریگیشن دینا ہے۔ یہ ہمارے بھائی نے پوچھا ہے کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ کی۔۔۔

جناب سپیکر: یہ آپ کے بھائی نہیں ہیں وہ بزرگوں میں شامل ہیں۔

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا): جناب سپیکر! ہمارے بزرگ ہی ہیں، اس میں جو پورے پنجاب کی تفصیل ہے اس میں ٹوبہ ٹیک سنگھ سے کوئی application آئی ہی نہیں ہے۔ اگر کوئی application آئی ہوتی تو ضرور اس کی یہاں تفصیل دے دیتے۔

جناب سپیکر: جی، میاں صاحب!

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! اچھا چلیں، یہ بھی مان لیتے ہیں کہ شاید کوئی درخواست نہیں ہو گی۔ اب یہ بھی چھان بین کریں گے کہ درخواست تھی یا نہیں تھی یا ٹوبہ ٹیک سنگھ کو ویسے محروم رکھا گیا۔ اب جز (ج) میں آجایئے، ایک سولر ٹیوب ویل پر حکومت کی طرف سے کتنی سبسڈی فراہم کی جا رہی ہے اور سولر ٹیوب کی فراہمی کے لئے کیا طریق کار اور شرائط طے کی گئی ہیں؟

جناب سپیکر: آپ ہی یہ کہہ رہے ہیں کہ اس کو پڑھا ہوا تصور کر لیا جائے۔ اس کے جواب کو پڑھا ہوا تصور کر لیا گیا ہے۔ اب آپ اس پر ضمنی سوال کریں ناں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! ضمنی سوال تو پھر میرا اس میں بھی وہی بنتا ہے، ادھر یہ ہے کہ زیر زمین پانی کا ذخیرہ قائم رکھنے کے لئے اس کو discourage کیا گیا ہے، محدود تعداد میں یہ sprinkler سولر سسٹم کو دیئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! اب سوال یہ ہے کہ جو عام ٹیوب ویل چلتا ہے، وہ زیر زمین پانی اب کہاں چلا گیا ہے، اب لاہور ہی کا پانی دیکھ لیں کہ کہاں کا کہاں جا چکا ہے۔ یہ تو کوئی عذر نہیں بنتا کہ اس کو محدود کر دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: مجھے یہ فرمائیں کہ میں ان سے کیا پوچھ کر آپ کو بتاؤں؟

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! یہ فرمادیں کہ یہ شرط کے عذر میں، بہانے میں sprinkler کے لئے سولر سسٹم پر سبسڈی نہ دینے کے لئے زیر زمین پانی کا عذر بنایا گیا ہے کہ محدود کرنے کے لئے پانی کا نکاس زیادہ نہ ہو، کم نکاس کیا جائے۔ اب جو اتنا ٹیوب ویل چلتا ہے، نہری پانی تو ہے ہی نہیں، نہ دریاؤں میں پانی ہے، نہ نہروں میں پانی ہے، لوگ مرتے کیا کرتے، ٹیوب ویل سے کڑوا پانی نکال کر ہم جیسے ٹوبہ ٹیک سنگھ میں brackish zone کے لوگ ہیں، ٹیوب ویل سے کاشتکاری کرتے ہیں، وہاں پر پابندی کیوں نہیں کرتے ہیں؟ اس پر پابندی کا عذر لگا کر سبسڈی دینے سے ادھر لوگوں کو محروم کر دیا گیا ہے، یہ ذرا فرما دیں؟

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا): جناب سپیکر! ایک تو اس کے سولر سسٹم کو ہم نے کوئی محدود نہیں کیا۔ نہری نظام پر بھی اس کے اگر ponds بنا دیئے جائیں تو ہم اس پر بھی لگا دیتے ہیں۔ بارانی علاقے میں بھی اگر بارش کے پانی کو ponds میں سٹور کر لیا جائے تو اس پر بھی ڈرپ اریگیشن اور یہ سسٹم ہم لگاتے ہیں۔

جناب سپیکر! دوسرا یہ ہے کہ گورنمنٹ چاہ رہی ہے کہ جتنا بھی ہم زمینی پانی کو کم سے کم استعمال کریں اتنا ہی بہتر ہے تاکہ آنے والے وقتوں میں پانی safe کیا جائے۔ باقی رہا پرائیویٹ طور پر تو یہ ہمیں کوئی تجویز بتا دیں ہم اس پر عمل کروا دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: یہ تو scientist نہیں ہیں ناں۔ آپ اپنے تجربہ کاروں سے پوچھیں، یہ ان کا جو سوال ہے اس کا جواب آپ کے پاس ہے یا نہیں؟

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا): جناب سپیکر! ان کا جو سوال تھا وہ یہ تھا کہ ہم نے اس کو محدود کیا ہوا ہے، ہم نے اس کو محدود نہیں کیا ہوا۔ دس ایکڑ پر کیا ہوا ہے۔ نہری نظام اور ٹیوب ویل پر بھی ہم اس کو کر دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! محدود تو کر دیا ہے۔ جب یہ کہتے ہیں کہ زیر زمین پانی کا نکاس کم کرنے کے لئے، تو وہ محدود تو کر دیا ایک بات، یہ بھی جواب درست نہیں ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ کا یہ فرماتے ہیں کہ وہاں سے کوئی درخواست ہی نہیں آئی ہے۔ اس کا اشتہار دکھا دیں کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ کے لئے کوئی اشتہار دیا گیا ہے؟

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا): جناب سپیکر! پورے پنجاب کے لئے اشتہار دیا گیا تھا۔ ایک ضلع کے لئے نہیں، پورے پنجاب کے لئے تھا اور ہر ضلع سے ہم نے applications منگوائی ہیں، جن اضلاع سے آئی ہیں، جو اس معیار پر پورا اترتے تھے ہم نے ان کو سولر سسٹم دے دیا ہے۔

جناب سپیکر: ٹی، ٹی سنگھ سے کوئی درخواست نہیں آئی؟

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا): جناب سپیکر! جی، کوئی درخواست نہیں آئی۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! درخواست ٹوبہ ٹیک سنگھ سے نہیں ہے۔ معلوم کرنے کے بعد یہ بتایا گیا ہے کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ کو exclude کر دیا گیا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سیکرٹری ایگریکلچر نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: جی، سیکرٹری ایگریکلچر نہیں ہیں؟

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! جب رابطہ کیا گیا تو یہ بتایا گیا کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ کو exclude کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں، میں ان سے پہلے ایک سوال پوچھ رہا ہوں۔

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا): جناب سپیکر! مجھے نہیں معلوم کہ سیکرٹری صاحب اس وقت کہاں تشریف رکھتے ہیں؟

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! آپ کی بار بار directions کے باوجود سیکرٹری صاحبان یہاں تشریف نہیں لاتے۔ یہاں بیٹھنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ ہم احتجاجاً واک آؤٹ کرتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! آپ کے آرڈرز کی واضح توہین نظر آتی ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! ذرا چیک کر کے مجھے بتائیں کہ سیکرٹری صاحب کی پوزیشن کیا ہے۔

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا): جناب سپیکر! میں ابھی پتا کر کے بتاتا ہوں۔ مجھے صرف دو منٹ دے دیں۔ میں پتا کرتا ہوں۔ (شور و غل)

جناب سپیکر: جی، ان کے آنے تک ان سوالات کو pending کیا جاتا ہے اور میں اجلاس کو دس منٹ کے لئے adjourn کرتا ہوں۔

(اس مرحلہ پر دس منٹ کے وقفہ کے لئے ایوان کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(دس منٹ کے وقفہ کے بعد 1.45 پر جناب سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! ذرا معزز ممبر کی تسلی کرائیں۔ میاں صاحب! آپ جو سوال کرنا چاہتے ہیں کریں لیکن اب یہ آپ کا فائنل ضمنی سوال ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! چلئے اگر آپ اسے فائنل سوال ہی سمجھتے ہیں تو میرا سوال یہ ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ اشتہار سب اضلاع کے لئے تھا جبکہ ہم نے جب ٹوبہ ٹیک سنگھ میں اس محکمہ سے دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ اس اشتہار میں شامل نہیں تھا شاید وہ اشتہار 20 اضلاع کے لئے ہو گا لیکن 36 اضلاع کے لئے نہیں تھا اگر ان کے پاس تمام اضلاع کے لئے اشتہار ہے تو دکھا دیں۔

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا): جناب سپیکر! معزز ممبر کل میرے آفس آ جائیں تو میں انہیں اشتہار دکھا دوں گا چونکہ ابھی میرے پاس نہیں ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! سوال ایوان میں پیش کیا گیا ہے دفتر میں نہیں اس لئے اگر اشتہار ہے تو لے آئیں اور کل یہیں ایوان میں دکھادیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ کل اشتہار لا کر دکھادیں۔

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! نیا اشتہار چھپوا کر نہ لانا بلکہ پرانا ہی لانا۔

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا): جناب سپیکر! اگر آپ مجھے پرسوں تک کا ٹائم دے دیں تو میں پرسوں یہاں ایوان میں دکھادوں گا۔

جناب سپیکر: نہیں، پرسوں کا ٹائم نہیں ملے گا۔

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا): جناب سپیکر! در اصل ایک سال پرانا اشتہار ہے اس لئے اسے چیک کرانا ہے۔

جناب سپیکر: نہیں۔ آپ ریکارڈ چیک کرائیں اور کل ایوان میں اشتہار دکھائیں گے۔

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا): جناب سپیکر! میں ریکارڈ چیک کراتا ہوں نہیں تو آپ پرسوں تک کا ٹائم دے دیں۔

جناب سپیکر: No. Thank you very much. آپ کا کل کا ٹائم ہے۔ اگلا سوال نمبر 9398 محترمہ شُنیلا رُوت کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 9702 حاجی عمران ظفر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں، ڈیپارٹمنٹ یا سیکرٹریٹ کو کوئی اطلاع تو نہیں ہے؟ ان کی طرف سے اس بابت کوئی اطلاع نہیں ہے لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال میاں محمد رفیق کا ہے۔ جی، میاں صاحب! سوال نمبر بولئے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! سوال نمبر 9640 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ کے کاشتکاروں کے لئے ٹنل فارمنگ میں دی گئی سبسڈی سے متعلقہ تفصیلات

*9640: میاں محمد رفیق: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے صوبہ میں ٹنل فارمنگ کے فروغ اور حوصلہ افزائی کے لئے کاشتکاروں کے لئے سبسڈی پروگرام شروع کیا ہے؟

(ب) کیا یہ پروگرام صوبہ کے تمام اضلاع کے لئے ہے اگر نہیں تو یہ پروگرام کن کن اضلاع میں شروع کیا گیا ہے۔ تفصیلات ایوان میں پیش کی جائیں؟

(ج) جن اضلاع میں یہ پروگرام شروع کیا گیا ہے ان کا انتخاب کس بنیاد پر کیا گیا ہے اور جن کو نظر انداز کیا گیا ان کی وجوہات کیا ہیں کیا حکومت اس پروگرام سے مستفید نہ ہونے والے اضلاع میں یہ سکیم شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، تفصیلات ایوان میں پیش کی جائیں گی؟

(د) ایک کاشتکار کو حکومت کی طرف سے کتنی سبسڈی فراہم کی جارہی ہے اور ٹنل فارمنگ کی فراہمی کے لئے کیا طریق کار اور شرائط طے کی گئی ہیں، تفصیلات ایوان میں فراہم کی جائیں؟

(ہ) کیا محکمہ کی طرف سے اس پر کوئی باقاعدہ پالیسی بنائی گئی ہے تو اس کی کاپی ایوان میں فراہم کی جائے اگر نہیں بنائی گئی تو اس کی وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے۔ حکومت پنجاب نے خادم پنجاب کے کسان package کے تحت "ماحول دوست ٹیکنالوجی package کے ذریعے منافع بخش زراعت کے فروغ کا منصوبہ" شروع کیا ہے۔ جس کے تحت ٹنل فارمنگ کے فروغ کے لئے کاشتکاروں کو 2 لاکھ 25 ہزار روپے فی ایکڑ یا اصل لاگت کا 50 فیصد (جو کم ہو) بطور سبسڈی فراہم کی جارہی ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ پروگرام صوبہ پنجاب کے تمام اضلاع کے لئے شروع کیا گیا ہے۔

(ج) جیسا کہ جز (ب) میں بیان کیا گیا ہے کہ یہ پروگرام صوبہ کے تمام اضلاع کے لئے شروع کیا گیا ہے اور کسی ضلع کو نظر انداز نہ کیا گیا ہے۔

(د) محکمہ کی طرف سے کسانوں کو ٹنل کی تنصیب کے لئے مبلغ 2 لاکھ 25 ہزار روپے فی ایکڑ یا ٹنل تنصیب پر آنے والی اصل لاگت کا 50 فیصد (جو کم ہو) بطور سبسڈی فراہم کی جارہی ہے۔ مندرجہ ذیل شرائط پر پورا اترنے والے درخواست گزار ٹنل ٹیکنالوجی کی سہولت حاصل کرنے کے اہل ہوں گے۔ شرائط اور طریق کار کی تفصیل (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) اس سوال کا جواب جز (د) میں دے دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: ضمنی سوال کے لئے کون سے جز پر جا رہے ہیں؟

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! محکمے نے جواب کے جز (الف) میں بتایا ہے کہ منافع بخش زراعت کے فروغ کا منصوبہ "خادم اعلیٰ کے پنجاب package کے توسط سے شروع کیا ہے۔ جس کے تحت ٹنل فارمنگ کے فروغ کے لئے کاشتکاروں کو 2 لاکھ 25 ہزار روپے فی ایکڑ یا اصل لاگت کا 50 فیصد (جو کم ہو) بطور سبسڈی فراہم کی جارہی ہے۔ منسٹر صاحب بتادیں کہ اس کی کل کتنی قیمت ہے، چونکہ مارکیٹ میں تو آدھی قیمت پر available ہے تو پھر کاشتکاروں پر سبسڈی کا یہ کیسا احسان ہے؟ لہذا منسٹر صاحب فرمادیں کہ اس کی کل کتنی قیمت ہے تاکہ ہم آدھی قیمت کا بھی تصور کریں۔

جناب سپیکر: وہ آپ کو دو لاکھ 25 ہزار روپے سبسڈی کر رہے ہیں۔

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا): جناب سپیکر! جواب میں لکھا ہوا ہے کہ:

"کاشتکاروں کو 2 لاکھ 25 ہزار روپے فی ایکڑ یا اصل لاگت کا 50 فیصد (جو کم ہو) بطور سبسڈی فراہم کی جارہی ہے۔"

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! اس میں یہ بھی درج ہے کہ اصل لاگت کا 50 فیصد (جو بھی کم ہو) بطور سبسڈی فراہم کی جارہی ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ اس کی کل قیمت کتنی بنتی ہے؟ آدھی قیمت میں تو یہ مارکیٹ میں available ہے۔

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا): جناب سپیکر! اس کی کل قیمت تقریباً ساڑھے چار لاکھ روپے ہے اور اگر فاصلہ زیادہ ہونے کی وجہ سے کرایہ بڑھ جائے تو اس میں بھی ہم 50 فیصد سبسڈی دیتے ہیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! سوال کے جز (ب) میں پوچھا گیا ہے کہ یہ پروگرام کن کن اضلاع میں شروع کیا گیا ہے؟ یہ سوال کا ایک حصہ ہے۔ اس کا دوسرا حصہ یہ ہے کہ:

"تفصیلات ایوان میں پیش کی جائیں۔"

پھر وہی بات آ گئی ہے کہ اشتہار میں تو ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ شامل نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں نے اس کی تفصیل مانگی ہے لیکن انہوں نے اس کا گول مول جواب دیا ہے۔ کیا ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ سے کوئی درخواست قواعد و ضوابط کے تحت موصول ہوئی ہے اگر نہیں تو کیوں نہیں اور ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کو کیوں محروم رکھا گیا ہے؟

جناب سپیکر: میاں صاحب! اگر محکمہ نے اشتہار دیا ہے، اس میں ٹوبہ ٹیک سنگھ کا ذکر ہے اور آپ کی طرف سے کوئی درخواست نہیں آئی تو پھر قصور آپ کا ہوا یا محکمہ کا ہے؟

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! اگر محکمہ نے اشتہار دیا ہے اور اس میں ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ شامل ہے تو پھر میں قبول کروں گا کہ یہ ہمارا قصور ہے۔

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا): جناب سپیکر! یہ سکیم تمام اضلاع کے لئے ہے۔ یہ پروگرام تین ہزار ایکڑ زیر مشتمل ہے اور اس میں سے ہم 1800 ایکڑ زیر ٹنل ٹیکنالوجی کی سہولت مہیا کر چکے ہیں۔ اس کے لئے ڈرپ اریگیشن کا ہونا بہت ضروری ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا تمام اضلاع میں ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ شامل نہیں ہے؟

جناب سپیکر: میاں صاحب! میں نے پہلے ہی کہہ دیا ہے کہ کل منسٹر صاحب یہ اشتہار ایوان میں پیش کریں گے۔ اگر اشتہار میں آپ کے ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کا نام آیا ہے اور آپ کی طرف سے کوئی درخواست جمع نہیں کروائی گئی تو پھر آپ ہی قصوروار ہیں۔ اگر محکمہ نے ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کا نام اشتہار

میں نہیں لکھا تو پھر محکمہ قصور وار ہے اور اگر اشتہار میں صرف یہ لکھ دیا گیا ہے کہ 36 اضلاع کے کاشت کار درخواست دے سکتے ہیں تو پھر بھی محکمہ قصور وار نہیں ہو گا۔ اگر محکمہ نے ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کو جان بوجھ کر شامل نہیں کیا تو پھر میں اس کا کچھ حل کروں گا۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! اگر ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کو exclude کیا گیا ہو تو پھر قصور وار کو کیا سزا دی جائے گی؟

جناب سپیکر: میاں صاحب! اگر ایسا ہوا تو پھر اس کا سوچیں گے۔ اس بارے میں بعد میں بات کریں گے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اب تک کتنے خوش نصیب کاشتکاروں کو اس پروگرام کے تحت ٹنل ٹیکنالوجی کی سہولت فراہم کی گئی ہے؟

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا): جناب سپیکر! جواب کے جز (د) میں اس کی پوری تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ہم نے تین ہزار ایکڑز کے لئے یہ ٹیکنالوجی فراہم کرنی تھی اور اب تک ہم 1800 ایکڑز پر یہ ٹیکنالوجی فراہم کر چکے ہیں۔ ہم نے جن کاشتکاروں کو یہ سہولت مہیا کی ہے وہ واقعی خوش نصیب ہیں۔ معزز ممبر بار بار اپنے ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کی بات کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہ اشتہار دیکھ لوں گا اور ایوان میں بھی فراہم کر دوں گا۔ میرا خیال ہے کہ میاں صاحب کے ضلع کے کاشتکاروں کو اس سہولت کی ضرورت نہیں ہو گی اس لئے انہوں نے اس کے لئے کوئی درخواست جمع نہیں کروائی۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! اگر محکمہ نے اپنے اشتہار میں ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کو شامل کیا ہوا ہے اور اس ضلع کے کاشتکاروں نے apply نہیں کیا تو پھر یہی قصور وار ہوئے اور اگر آپ نے اشتہار میں ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کو شامل نہیں کیا تو پھر محکمہ قصور وار ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں آپ کی یہ بات تو تسلیم کر چکا ہوں۔ اب میں دوسرا ضمنی سوال پوچھ رہا ہوں۔ میں نے تعداد پوچھی ہے کہ یہ سہولت کتنے خوش نصیب کاشتکاروں کو مہیا کی گئی ہے اور کتنے لوگوں کی درخواستیں reject کر دی گئی ہیں؟ یہاں جواب میں لکھا گیا ہے کہ اس سوال کا جواب

جز(د)میں دیا گیا ہے جبکہ جز(د)میں ان کی تعداد نہیں دی گئی کہ کتنے لوگوں کو یہ سہولت مہیا کی گئی ہے؟یہ بھی گول مول جواب دیا گیا ہے۔

وزیر زراعت(جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا):جناب سپیکر!اس کی پوری تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔کل درخواستیں1137آئی تھیں۔

میاں محمد رفیق:جناب سپیکر!یہ تفصیل جواب میں کہاں لکھی گئی ہے؟مجھے تو نظر نہیں آ رہی۔ان کو ابھی بوٹی موصول ہوئی ہے اور یہ وہاں سے پڑھ کر بتا رہے ہیں۔

وزیر زراعت(جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا):جناب سپیکر!میاں صاحب نے جو سوال کیا تھا اس کی ہم نے پوری تفصیل مہیا کر دی ہے۔اب یہ ضمنی سوال کر رہے ہیں کہ جن لوگوں کو یہ سہولت مہیا کی گئی ہے ان کے نام بتائے جائیں۔اس وقت میرے پاس یہ نام نہیں ہیں البتہ معزز ممبر میرے پاس تشریف لے آئیں تو میں ان کو یہ پوری تفصیل مہیا کر دوں گا۔ہم نے تین ہزار ایکڑز پر یہ سہولت مہیا کرنی تھی اور اب تک ہم1800ایکڑز پر یہ سہولت مہیا کر چکے ہیں۔

میاں محمد رفیق:جناب سپیکر!جواب میں تو تین ہزار اور نہ ہی1800ایکڑز کا ذکر ہے۔منسٹر صاحب کے پاس بوٹی آ گئی ہے اور وہ وہاں سے پڑھ کر جواب دے رہے ہیں۔

جناب سپیکر:میاں صاحب!منسٹر صاحب نے اچھا جواب دیا ہے لیکن سوال کنندہ اور نہ ہیChair اس جواب سے مطمئن ہے۔

وزیر زراعت(جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا):جناب سپیکر!اگلے اجلاس میں اس سوال کا جواب پوری تفصیل کے ساتھ مہیا کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر:چلیں ٹھیک ہے۔اس سوال کوpending کیا جاتا ہے اور اس کا تفصیلاً جواب اگلے اجلاس میں دیا جائے۔اگلا سوال نمبر9504الحاج محمد الیاس چنیوٹی کا ہے۔اس سوال کا جواب موصول نہیں ہوا تو اس سوال کوpending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر9707محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کوdispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر951الحاج محمد الیاس چنیوٹی کا ہے۔اس سوال کا جواب موصول نہیں ہوا تو اس سوال کوpending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال حاجی عمران ظفر کا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! ان کے ایماء پر سوال نمبر 9725 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! سوال نمبر 9725 تو ابھی نہیں آیا۔ یہ سوال شاید آگے ہے۔ اس وقت حاجی عمران ظفر کا سوال نمبر 9726 ہے۔ حاجی عمران ظفر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں غلطی سے 9725 کہہ گیا ہوں جبکہ میں سوال نمبر 9726 کو ان کے ایماء پر لینا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: میاں طارق محمود! اب تو میں یہ سوال dispose of کر چکا ہوں۔ آپ تشریف رکھیں۔ اگلا سوال نمبر 9737 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد ثاقب خورشید کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولئے۔

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! سوال نمبر 9750 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ زرعی یونیورسٹی کے سابق پرنسپل کے خلاف انکوائری سے متعلقہ تفصیلات

*9750: **جناب محمد ثاقب خورشید:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) زرعی یونیورسٹی کے سب کیمپس ٹوبہ ٹیک سنگھ میں سکیل وار ٹیچنگ اور نان ٹیچنگ سٹاف کی کل کتنی اسامیاں ہیں ان میں سے کتنے ملازمین ریگولر، کنٹریکٹ اور ڈیلی ویجز پر تعینات ہیں اور کتنی اسامیاں خالی ہیں تفصیل سے آگاہ فرمایا جائے؟

(ب) سابقہ پرنسپل کے دور میں سب کیمپس ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کتنے ریگولر، کنٹریکٹ اور ڈیلی ویجز ملازمین بھرتی کئے گئے تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(ج) سابقہ پرنسپل کے دور میں ہونے والی مالی وانتظامی بے ضابطگیوں اور اختیارات سے تجاوز کی کتنی شکایات موصول ہوئی اوران کے خلاف کتنی انکوائریاں چل رہی ہیں تفصیل سے آگاہ فرمایا جائے؟

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا):

(الف) زرعی یونیورسٹی کے سب کیمپس ٹوبہ ٹیک سنگھ میں سکیل وار ٹیچنگ اور نان ٹیچنگ کی کل 87 اسامیاں ہیں۔ ریگولر کنٹریکٹ وڈیلی ویجز ملازمین اور خالی اسامیوں کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) سابقہ پرنسپل کے دور میں کل 57 افراد بھرتی کئے گئے جن کی تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) سابقہ پرنسپل کے دور میں ہونے والی مالی بے ضابطگیوں اور اختیارات کے تجاوز سے متعلقہ کوئی شکایت یونیورسٹی انتظامیہ کے زیر غور نہیں ہے۔ البتہ یونیورسٹی انتظامیہ نے اپنے طور ڈین فیکلٹی آف ایگریکلچر انجینئرنگ کی سربراہی میں ایک پانچ رکنی کمیٹی بذریعہ نوٹیفکیشن نمبر 66-1557/PD-17/07/14 بتاریخ 19.10.2017 ٹوبہ ٹیک سنگھ والے پراجیکٹ کی انکوائری کے لئے بنائی گئی ہے۔ اس کمیٹی کی رپورٹ آچکی ہے اور حسب ضابطہ کارروائی کی جارہی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! محکمہ نے جز (ب) میں جواب دیا ہے کہ سابق پرنسپل کے دور میں 57 افراد بھرتی کئے گئے ہیں اور وہ daily wages ملازمین ہیں۔ میرا ضمنی سوال ہے کہ یونیورسٹی میں daily wages ملازمین سے کام لیا جانا زیادہ بہتر ہے یا مستقل ملازمین سے کام لیا جانا زیادہ بہتر ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر زراعت!

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا): جناب سپیکر! حکومت کی طرف سے ban کے دوران کلاس چہارم کی سیٹوں پر ضرورت کے مطابق daily wages ملازمین کو بھرتی کر لیا جاتا ہے۔ ابھی اس وقت الیکشن کمیشن کی طرف سے بھی ban ہے تو کسی محکمے میں بھرتی نہیں کی جارہی۔

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! جز (ج) میں انہوں نے جواب دیا ہے کہ سابقہ پرنسپل کے خلاف مالی بے ضابطگیوں اور اختیارات سے تجاوز کی کوئی شکایت موصول نہیں ہوئی۔

جناب سپیکر دوسری طرف یہ کہہ رہے ہیں کہ البتہ یونیورسٹی انتظامیہ نے اپنے طور پر ڈین آف فیکلٹی آف ایگریکلچر انجینئرنگ کے خلاف ایک انکوائری کے لئے بنائی ہوئی ایک کمیٹی نے اپنی رپورٹ تیار کر کے دے دی ہے۔ یہ ایک طرف تو کہہ رہے ہیں کہ کوئی شکایت زیر غور نہیں ہے اور دوسری طرف انکوائری بھی کی گئی ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر زراعت!

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا): جناب سپیکر! ان کے خلاف کوئی شکایت نہیں آئی تھی یونیورسٹی نے اپنے طور پر اس کی انکوائری کرائی جس کی رپورٹ آچکی ہے، اُس پر کارروائی جاری ہے اور اُس رپورٹ پر عملدرآمد کرتے ہوئے جو بھی سزا بنتی ہے وہ ہم اُنہی دلوائیں گے۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال نمبر 9038 محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 9138 جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال حاجی عمران ظفر کا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! On his behalf

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 9725 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے حاجی عمران ظفر کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گجرات میں فضائی اور آبی آلودگی سے متعلقہ تفصیلات

*9725: حاجی عمران ظفر: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گجرات شہر میں ٹریفک کی آلودگی کو کنٹرول کرنے کے لئے کتنے ملازمین تعینات ہیں؟

(ب) گجرات شہر میں یکم جنوری2017 سے آج تک کتنی رقم کس کس منصوبہ پر خرچ کی گئی ہے اور اس منصوبہ سے شہر میں کتنے فیصد فضائی اور آبی آلودگی کم ہو گی؟

(ج) آبی آلودگی اور فضائی آلودگی شہر میں کن کن فیکٹریوں اور کارخانوں کی وجہ سے ہو رہی ہے؟

(د) محکمہ نے یکم جنوری2017 سے آج تک کن کن فیکٹریوں اور کارخانوں کے خلاف EPA تحفظ ماحول ایکٹ کے تحت کارروائی کی ہے اور ان کو کتنا جرمانہ کیا گیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ):

(الف) ایک انسپکٹر اور فیلڈ اسسٹنٹ کی ٹیم بنائی گئی ہے جو ٹریفک پولیس کی مدد سے دھواں چھوڑنے والی گاڑیوں کے خلاف کاروائی کرتے ہیں۔ گجرات ماحولیات آفس کے ملازمین کی کل تعداد 13 ہے جن میں سے چھ سیٹیں خالی ہیں۔ باقی سات میں سے تین ورکر جن میں ایک انسپکٹر اور دو فیلڈ اسسٹنٹ تمام ضلع میں فضائی آلودگی پھیلانے والے بھٹیاں، بھٹہ خشت، فین، گرائنڈنگ، فیکٹریوں اور دھواں چھوڑتی گاڑیوں کے خلاف کارروائی کر رہے ہیں اور باقی عملہ میں ایک ڈرائیور، ایک چوکیدار اور ایک جونیئر کلرک ہے۔ تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) گجرات شہر میں کوئی ترقیاتی منصوبہ علیٰحدہ سے نہ ہے اور نہ ہی کوئی رقم مختص کی گئی ہے۔

(ج) آبی اور فضائی آلودگی والی فیکٹریاں مندرجہ ذیل ہیں:

آبی آلودگی پھیلانے والی فیکٹریوں میں سروس انڈسٹری، سرامکس اینڈ پاٹری انڈسٹری، نیئر کارپٹ انڈسٹری، فین گارڈ میکر شامل ہیں۔

فضائی آلودگی پھیلانے والی فیکٹریوں میں پتھر پیسنے والے کارخانے، بھٹہ خشت، فین تالا میکر اینڈ فین انڈسٹری، بھٹیاں، رائس ملز شامل ہیں۔

(د) یکم جنوری2017 سے اب تک 34 ہسپتال، 13 فین یونٹس، آٹھ رائس ملز، پندرہ بھٹیاں، چار پولٹری فارمز کے خلاف ماحولیاتی ایکٹ کے تحت کاروائی کی گئی۔ جن پر پنجاب ماحولیاتی ایکٹ 1997 کے تحت کاروائی جاری ہے۔ کیسز کی تفصیل Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! جز(د) کے جواب میں محکمہ نے بتایا ہے کہ یکم جنوری 2017 سے اب تک جن کے خلاف کارروائی کی گئی تھی وہ Annex-B پر ہے۔ انہوں نے Annex-B پر جتنے کیسز بتائے ہیں وہ سارے کیسز under process ہیں تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ جس فیکٹری کے خلاف ایکشن لیتے ہیں اُس کے خلاف کتنے عرصے میں اپنی کارروائی مکمل کرتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول!

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ): جناب سپیکر! جب بھی کسی فیکٹری کے خلاف ایکشن لیا جاتا ہے تو سب سے پہلے اُس کو hearing notice دیا جاتا ہے اگر وہ hearing notice پر محکمہ کو مطمئن نہ کر سکے تو پھر اُس کو PPO جاری کیا جاتا ہے جس میں اُس کو ساری ہدایات دی جاتی ہیں کہ اپنی فیکٹری میں ماحول کو بہتر رکھنے کے لئے آپ کو یہ اقدامات کرنے چاہئیں۔ اگر وہ فیکٹری وہ اقدامات کرنے میں بھی ناکام رہتی ہے تو پھر اُن کا کیس بنا کر ٹربیونل میں بھیج دیا جاتا ہے تو چونکہ پورے پنجاب کے کیسز ہوتے ہیں تو اُس پر تھوڑا بہت ٹائم لگ ہی جاتا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں نے پورے پنجاب کا نہیں پوچھا، میں نے تو صرف گجرات کا پوچھا ہے۔ انہوں نے جز(ج) میں یہ بتایا ہے کہ آبی اور فضائی آلودگی والی مندرجہ ذیل فیکٹریاں ہیں اور آگے جا کر جز(د) میں کہتے ہیں کہ یکم جنوری 2017 سے اب تک جتنے کیس ہیں وہ سارے under process ہیں تو یہ بتا دیں کہ یہ process کب تک مکمل ہو جائے گا اور کب تک اُن کو سزا تک پہنچائیں گے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول!

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ): جناب سپیکر! میں نے جیسے پہلے بتایا ہے اس کا یہی طریق کار ہوتا ہے اور فیکٹریاں جیسے جیسے وہ آلات نصب کر لیتی ہیں تو اُس کے بعد اُنہی کام کرنے کی اجازت دے دی جاتی ہے اور اگر کوئی فیکٹری محکمہ کی ہدایت کے مطابق وہ آلات نصب نہیں

کرتی تو پھر اُن کے کیسز ٹربیونل میں بھیج دیئے جاتے ہیں۔ ٹربیونل اُن کیسز پر فیصلہ کر کے جرمانہ وغیرہ کرتا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! جنوری 2017 سے لے کر اب تک انہوں نے ایک کیس بھی نہیں نمٹایا تو کیا یہ اس process کو بہتر کرنا چاہتے ہیں۔ اس آلودگی اور گندگی کی وجہ سے لوگوں میں بیماریاں پھیل رہی ہیں اور ہمارا process اتنا slow ہے کہ جنوری 2017 سے لے کر کسی کیس کا کوئی فیصلہ نہیں ہو سکا تو یہ اس کو بہتر کرنا چاہتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول!

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ): جناب سپیکر! سارے معاملات rules and procedures کے تحت ہی ہو رہے ہیں اور اگر ایوان میں اس سے بہتر کوئی تجویز آئی تو انشاء اللہ تعالیٰ اُس کے اوپر ضرور غور کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 9400 محترمہ شُنیلا رُوت کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں، ان کے زیر غور سوال کا جواب نہیں آیا تو اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 9401 بھی محترمہ شُنیلا رُوت کا ہے اس سوال کا جواب آ گیا ہے لیکن محترمہ ایوان میں موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 9655 میاں طارق محمود کا ہے اس سوال کا جواب نہیں آیا لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 9672 ڈاکٹر صلاح الدین خان کا ہے اس سوال کا بھی جواب نہیں آیا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 9698 جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے اس سوال کا بھی جواب نہیں آیا لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 9714 جناب طارق محمود باجوہ کا ہے اس سوال کا جواب بھی موصول نہیں ہوا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ جی، وقفہ سوالات ختم ہو گیا۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

صوبہ میں غیر معیاری سلنڈر پھٹنے سے متعلقہ تفصیلات

*9165: محترمہ شُنیلا رُوت: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 16-2015 میں صوبہ بھر میں غیر معیاری سلنڈر پھٹنے کے کتنے واقعات کس کس جگہ ہوئے اور ان سے کتنی ہلاکتیں ہوئی ہیں؟

(ب) کیا حکومت نے غیر معیاری سلنڈر بنانے والوں کے خلاف کوئی کارروائی کی ہے، تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) سال 16-2015 میں صوبہ بھر میں غیر معیاری سلنڈر پھٹنے کے کل 45 واقعات رونما ہوئے اور ان میں 93 افراد ہلاک ہوئے ہیں جن میں بالترتیب لاہور شہر میں 6 قصور 1، گوجرانوالہ 4، سیالکوٹ 1 ،نارووال 1 ، راولپنڈی 5 ، اٹک 1 ، جہلم 1 ، چکوال 1،

سرگودھا4، خوشاب 1، میانوالی1 ، فیصل آباد 6، جھنگ 1 ، چنیوٹ 1، ملتان 1 ، ساہیوال3، پاکپتن2 ، ڈیرہ غازی خان 2 ، مظفر گڑھ 1 اور رحیم یار خان میں1، سلنڈر پھٹنے کے واقعات ہوئے۔ اسی طرح ان اضلاع میں بالترتیب جن میں لاہور شہر میں15، قصور 1، گوجرانوالہ 3، سیالکوٹ2،نارووال2،راولپنڈی 1،اٹک 2، سرگودھا3، میانوالی4،فیصل آباد 13، چنیوٹ 1، ملتان5، ساہیوال16، پاکپتن17، مظفر گڑھ 1 اور ڈیرہ غازی خان7 افراد ہلاک ہوئے۔

(ب) صوبہ بھر میں غیر معیاری سلنڈر بنانے والوں کے خلاف کریک ڈاؤن جاری ہے، جس کے نتیجے میں کئی افراد کے خلاف انسدادی کارروائی عمل میں لائی گئی، جس کے باعث سال 2017 میں ان واقعات میں نمایاں کمی ہوئی ہے۔

فیصل آباد: محکمہ تحفظ ماحول کا سال 18-2017 کا بجٹ اور آلودگی کے خاتمہ کی تفصیل

*9667: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع فیصل آباد محکمہ تحفظ ماحول کا سال 18-2017 کا بجٹ مدوار کتنا ہے؟

(ب) کتنی رقم خرچ ہو چکی ہے اور کتنی بقایا ہے۔ تفصیل مدوار بتائیں؟

(ج) اس ضلع میں اس مالی سال کے دوران کتنی رقم کس کس پراجیکٹ پر خرچ کی گئی ان پراجیکٹ کے نام اور تخمینہ لاگت بتائیں؟

(د) اس ضلع میں اس مالی سال کے دوران کتنی رقم فضائی اور آبی آلودگی کے خاتمہ کے لئے خرچ کی گئی ہے؟

(ہ) آبی اور فضائی آلودگی پر کس طریق کار کے تحت کنٹرول کیا جاسکتا ہے؟

(و) اس وقت اس ضلع میں کون کون سے ملازمین تعینات ہیں؟

وزیر تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان):

(الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ تحفظ ماحول کے دو دفاتر ہیں۔

i. ڈپٹی ڈائریکٹر تحفظ ماحول ضلع فیصل آباد کا بجٹ مبلغ -/24642700 روپے ہے، تنخواہ کی مد میں /-مبلغ23781000روپے ہے اور غیر ترقیاتی بجٹ مبلغ /861700روپے ہے۔

ii. اسسٹنٹ ڈائریکٹر لیب ضلع فیصل آباد کا بجٹ مبلغ /-6598000 روپے ہے، تنخواہ کی مد میں مبلغ /-2116000روپے ہے اور غیر ترقیاتی بجٹ مبلغ /-186000روپے ہے۔

ان دونوں دفاتر کا ٹوٹل بجٹ مبلغ /-31240700روپے ہے۔ مد وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب)

i. ڈپٹی ڈائریکٹر تحفظ ماحول ضلع فیصل آباد ٹوٹل خرچ مبلغ /-8198567روپے ہے۔

ii. اسسٹنٹ ڈائریکٹر لیب ضلع فیصل آباد ٹوٹل خرچ مبلغ 3555637روپے ہے۔

مبلغ -/11754204روپے اس سال خرچ ہوئے ہیں بقیہ بجٹ /-19549496 روپے ہے۔ مد وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع فیصل آباد میں مالی سال 18-2017 میں کوئی بھی پراجیکٹ نہیں لگایا گیا۔

(د) مالی سال 18-2017 کے دوران ضلع فیصل آباد میں فضائی اور آبی آلودگی کے خاتمے کے سلسلے میں کوئی فنڈ مہیا نہ کیا گیا ہے۔

(ہ) آبی آلودگی کو کنٹرول کرنے کے لئے فیکٹریوں اور گھروں سے خارج ہونے والا پانی ویسٹ واٹر ٹریٹمنٹ کے ذریعے صاف کر کے ندی نالوں میں ڈالا جائے، جبکہ فضائی آلودگی کو کنٹرول کرنے کے لئے فیکٹریوں میں غیر معیاری ایندھن کے استعمال کو روکا جائے اور دھواں چھوڑنے والی فیکٹریوں میں فضائی آلودگی کو کنٹرول کرنے والے آلات مثلاً سائیکلون اور سکربر لگوائے جائیں، اس کے علاوہ گاڑیوں کی بر وقت ٹیونگ اور ٹریفک کی روانگی کو بہتر بنا کر گاڑیوں سے پیدا ہونے والی آلودگی کو کم کیا جا سکتا ہے، اس کے علاوہ فضائی آلودگی کے خاتمے کے لئے زیادہ سے زیادہ درخت لگائے جائیں۔

(و)

i. ڈپٹی ڈائریکٹر تحفظ ماحول ضلع فیصل آباد میں ٹوٹل 29 ملازمین ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ii. اسسٹنٹ ڈائریکٹر لیب ضلع فیصل آباد ٹوٹل 11 ملازمین ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع فیصل آباد میں ٹوٹل 40 ملازمین ہیں جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

فیصل آباد: زرعی یونیورسٹی کے رقبہ اور فنڈ سے متعلقہ تفصیلات

*9466: **محترمہ مدیحہ رانا:** کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) زرعی یونیورسٹی کا کل رقبہ کتنا ہے نیز بلڈنگ کتنے رقبہ پر ہے اور خالی کتنا ہے؟

(ب) 2015 سے لے کر آج تک زرعی یونیورسٹی کو کتنا فنڈ دیا گیا اس میں سے کتنا فنڈ یونیورسٹی پر خرچ کیا گیا مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ یونیورسٹی کے کمروں کا فرش اور دیواریں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں اگر ایسا ہے تو اس بابت کیا کارروائی کی جا رہی ہے؟

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا):

(الف) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کے پاس رقبہ کی مکمل تفصیل اس طرح سے ہے:

نام یونیورسٹی	کل رقبہ (ایکڑوں میں)	بلڈنگ رقبہ (ایکڑوں میں)	خالی/ تجرباتی رقبہ (ایکڑوں میں)
زرعی یونیورسٹی فیصل آباد	1970	63	1907

(ب) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کو 2015 سے لے کر آج تک ملنے والے ڈویلپمنٹ اور نان ڈویلپمنٹ فنڈز کی تفصیل اس طرح سے ہے۔

ڈویلپمنٹ

(صوبائی حکومت کی طرف سے)

سال	وصول شدہ فنڈ (ملین روپوں میں)	خرچ شدہ فنڈ (ملین روپوں میں)	خرچ شدہ فنڈ (فیصد)
2015-16	480.158	475.358	99.0
2016-17	751.391	748.893	99.7

2017-18	421.034	220.283	52.0
میزان	1652.583	1444.534	88.0

ڈویلپمنٹ

(وفاقی حکومت HEC کی طرف سے)

سال	وصول شدہ فنڈ (ملین روپوں میں)	خرچ شدہ فنڈ (ملین روپوں میں)	خرچ شدہ فنڈ (فیصد)
2015-16	660.000	541.830	82.0
2016-17	235.000	338.236	144.0
2017-18	345.000	288.196	83.5
میزان	1240.000	1168.262	94.2

نان ڈویلپمنٹ

(وفاقی حکومت HEC کی طرف سے)

- سال16۔2015میں یونیورسٹی کو1760.426ملین روپے دیئے گئے جو کہ تمام خرچ ہو گئے۔
- سال17۔2016میں یونیورسٹی کو1842.525ملین روپے دیئے گئے جو کہ تمام خرچ ہو گئے۔
- سال18۔2017میں یونیورسٹی کو1593.006ملین روپے دیئے گئے جو کہ خرچ ہو رہے ہیں۔(اس میں100ملین روپے بورے والا کیمپس کے لئے صوبائی حکومت کی طرف سے شامل ہے)

(ج) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کے کمروں کا فرش اور دیواریں ٹوٹ پھوٹ کا شکار نہیں ہے۔اس سلسلہ میں پرنسپل آفیسر انجینئرنگ کنسٹرکشن(M)کی رپورٹ (ملحقہ نمبر1)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور سیف سٹی پراجیکٹ کا بجٹ اور جرائم میں کمی سے متعلقہ تفصیلات

*9236: **محترمہ شُنیلا رُوت:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور سیف سٹی پراجیکٹ شروع ہونے سے اب تک جرائم کی شرح میں کتنی کمی آئی؟

(ب) سال16-2015 میں لاہور سیف سٹی پراجیکٹ کے لئے کتنا بجٹ مختص کیا گیا اور اس میں سے کتنا استعمال ہوا تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) لاہور سیف سٹیز پراجیکٹ کا باقاعدہ افتتاح 4-جنوری 2018 کو کیا گیا۔ آزمائشی بنیادوں پر سیف سٹیز پراجیکٹ 5-اکتوبر 2016 سے کام کر رہا ہے اس دوران ہنگامی حالات سے متعلقہ کالز پر بروقت کاروائی عمل میں لائی گئی، جس میں پولیس، 1122 ریسکیو اور فائر بریگیڈ شامل ہیں، ان امور کی انجام دہی PPIC3 سنٹر سے کی جارہی ہے اور ہنگامی حالات کے دوران ریکارڈ کم وقت میں پنجاب پولیس اور دیگر اداروں کی مدد سے ممکن بنائی جارہی ہے، اس کے علاوہ لاہور شہر کی کیمروں کی مدد سے مسلسل نگرانی کی جارہی ہے، لاہور سیف سٹیز شروع ہونے سے اب تک لاہور کی مختلف ڈویژنز میں رپورٹ کئے گئے مقدمات کو جدید ٹیکنالوجی کی مدد سے حل کرنے میں مدد حاصل ہوئی ہے، سال 2017 میں سال 2016 کی نسبت تقریباً 2000 جرائم کے واقعات کم رپورٹ ہوئے جو کہ سیف سٹیز پراجیکٹ خصوصاً پنجاب پولیس کی کامیابی کا ثبوت ہے۔ علاوہ ازیں سیف سٹیز پراجیکٹ کے تحت ماہ فروری میں آٹھ گمشدہ بچوں، 70 موٹر سائیکل اور سات گاڑیوں کی بازیابی کرائی جاسکی ہے۔ اس کے علاوہ 500 سے زائد واقعات میں تفتیشی افسران کو تفتیش میں مدد کے لئے ویڈیو شہادت فراہم کی گئی، جس سے ملزمان کی شناخت میں مدد حاصل ہوئی۔

(ب) سال16-2015 میں لاہور سیف سٹیز اتھارٹی کو جاری کئے جانے والے فنڈز کی تفصیلات درج ذیل ہیں۔ مالی سال16-2015 میں کل بجٹ 1998 ملین روپے تھا جس کے بعد 942 ملین کی اضافی گرانٹ منظور کی گئی۔ مالی سال کے دوران کل خرچہ 2704 ملین روپے تھا۔

شیخوپورہ، ننکانہ صاحب میں محکمہ تحفظ ماحول کے تعینات ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

*9674: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) شیخوپورہ اور ننکانہ صاحب کے اضلاع میں محکمہ تحفظ ماحول کے کتنے ملازمین تعینات ہیں ان کی تفصیل کیٹیگری وار بتائیں؟

(ب) ان اضلاع میں کون کون سی فیکٹریاں / کارخانہ جات میں فضائی آلودگی کا باعث ہیں؟

(ج) ان اضلاع کی جن فیکٹریوں / کارخانہ جات کو تحفظ ماحول ایکٹ کے تحت جرمانہ جات کئے گئے ان کی ایک سال کی تفصیل فراہم کریں؟

(د) ان اضلاع میں کون کون سی شوگر ملز کہاں کہاں واقع ہیں ان کے نام بتائیں؟

(ہ) یہ فیکٹریاں کیا شہری آبادی میں ہیں یا شہری آبادی سے دور ہیں؟

(و) کون کون سی شوگر ملز فضائی / آبی آلودگی کا باعث بنی ہوئی ہیں اور ان کے خلاف کیا ایکشن لیا گیا ہے؟

وزیر تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان):

(الف) شیخوپورہ محکمہ تحفظِ ماحول، شیخوپورہ میں کل Sanctioned Post 35 ہیں جن میں سے 21 سیٹیں Filled ہیں جس کی تفصیل۔(Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ننکانہ صاحب

محکمہ تحفظ ماحول ننکانہ صاحب میں کل Sanctioned Post 10 ہیں جن میں سے آٹھ سیٹیں Filled ہیں جس کی تفصیل۔(Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

شیخوپورہ

(ب) اس ضمن میں عرض ہے کہ ضلع شیخوپورہ میں سٹیل فرنس ملز، ٹیکسٹائل (ڈائنگ یونٹس)، پیپر اینڈ بورڈ ملز، پلاسٹک اینڈ ربڑ ملز اور پائرو لیسسز پلانٹس وغیرہ فضائی آلودگی کا باعث ہیں۔

ننکانہ صاحب

ضلع ننکانہ صاحب میں رائس ملز اور شوگر ملز واقع ہیں جن کی چمنیوں سے نکلنے والا دھواں فضائی آلودگی کا باعث بنتا ہے۔

شیخوپورہ

(ج) اس ضمن میں عرض ہے کہ محکمہ تحفظِ ماحول شیخوپورہ نے فضائی آلودگی پھیلانے والی فیکٹریوں/کارخانہ جات کو پنجاب تحفظِ ماحول ایکٹ کے تحت قانونی کاروائی کرتے ہوئے۔ 58 فیکٹریوں/کارخانہ جات کو سیل کیا۔(Annex-C)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ننکانہ صاحب

آلودگی پھیلانے والی فیکٹریوں کے خلاف ایک سال میں عدالت کی طرف سے جرمانہ نہیں ہوا ہے جبکہ 2012 سے ہونے والے جرمانہ کی کل رقم -/12,97,500 روپے ہے۔

شیخوپورہ

(د) ضلع شیخوپورہ میں کوئی شوگر مل نہ ہے۔

ننکانہ صاحب

ضلع ننکانہ صاحب میں ایک شوگر ملز (HUDA SUGAR MILLS) ہے جو کہ سانگلہ ہل میں واقع ہے۔

شیخوپورہ

(ہ) ضلع شیخوپورہ میں کوئی شوگر مل نہ ہے۔

ننکانہ صاحب

HUDA SUGAR MILLS آبادی کے قریب واقع ہے۔اس ملز کے نواحی علاقہ میں رہائشی کالونیاں بن گئی ہیں۔

شیخوپورہ

(و) ضلع شیخوپورہ میں کوئی شوگر مل نہ ہے۔

ننکانہ صاحب

HUDA SUGAR MILLS فضائی اورآبی آلودگی کا باعث ہے جس پر اس ملز کے خلاف قانونی کارروائی کرتے ہوئے پنجاب انوائرنمنٹل پروٹیکشن ایکٹ 1997 کے سیکشن 16 کے تحت کاروائی جاری ہے۔ فیکٹری کے مالک کو ذاتی شنوائی کا نوٹس پنجاب انوائرنمنٹل پروٹیکشن ایکٹ 1997 کے سیکشن (1)16 کے تحت جاری کردیا گیا ہے اور ذاتی شنوائی کی تاریخ 26.03.2018 مقرر کی گئی ہے۔کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور میں ٹریفک کے انتظامات سے متعلقہ تفصیلات

*9398: محترمہ شُنیلارُوت: کیاوزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور میں گاڑیوں کے اژدھام کی وجہ سے اکثر جگہوں پر ٹریفک جام رہتی ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت لاہور شہر میں ٹریفک کو کنٹرول کرنے کے لئے بہتر انتظامات کر رہی ہے، تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) لاہور شہر میں ٹریفک روانی سے چلتی ہے صرف Peak hours کے دوران سکولز، کالجز اور یونیورسٹیوں کے کھلنے اور بند ہونے کے اوقات میں رش ہوتا ہے۔ٹریفک پولیس انتہائی محنت اور جانفشانی سے ڈیوٹی سرانجام دیتے ہوئے ٹریفک کے بہترین بہاؤکو برقرار رکھتی ہے بعض اوقات ایکسیڈنٹ ہوجانے کی بدولت ٹریفک کا دباؤبڑھ جاتا ہے لیکن ٹریفک پولیس لاہور کے اہلکار فوری ایکسیڈنٹ والی جگہ پر پہنچ کر ٹریفک کی روانی کو یقینی بناتے ہیں ملک میں دہشت گردی کے حالات کے پیش نظر سکولز اور کالجز وغیرہ نے اپنی پارکنگ والی جگہیں بند کر دیں جس کی وجہ سے چھٹی کے اوقات میں سکولز اور کالجز کے باہر روڈ پر ٹریفک کا دباؤبڑھ جاتا ہے تمام بڑے چوکوں میں peak hours کے دوران سگنلز بند کر دیئے جاتے ہیں اور ٹریفک پولیس کے اہلکار مینول طریقے سے ٹریفک کے بہاؤ کو برقرار رکھتے ہیں۔ بعض اوقات VVIP موومنٹ کے دوران سکیورٹی کو مدنظر رکھتے ہوئے صرف چند منٹ کے لئے ٹریفک کو روکنا پڑتا ہے تاہم اس کے بعد ٹریفک کی روانی کو یقینی بنایا جاتا ہے،لاہور شہر کی آبادی مسلسل بڑھ رہی ہے تاہم سڑکیں وہی پرانی ہیں جس کی بدولت ٹریفک کے بہاؤ میں مشکلات پیش آتی ہیں۔

(ب) ٹریفک پولیس لاہور نے شہریوں کی سہولت اور راہنمائی کی خاطر نہ صرف ایک ویب سائٹ (www.ctpl.gop.pk) بلکہ ہیلپ لائن (1915) بھی متعارف کروائی ہوئی ہے جبکہ ایک عدد ریڈیو چینل (FM88.6) بھی گاہے بگاہے شہریوں کو ٹریفک کی صورتحال کے متعلق راہنمائی کرتا ہے۔

مزید برآں ٹریفک پولیس لاہور نے پاکستان میں سب سے پہلے جدید ٹیکنالوجی سے آراستہ ایپلی کیشن Rasta بھی متعارف کروائی ہے جس سے چوبیس گھنٹے عوام الناس بآسانی لاہور شہر میں ٹریفک کی بدلتی ہوئی صورتحال کے متعلق آگاہی حاصل کر سکتے ہیں۔ لاہور شہر میں کئی سڑکیں چوڑی کی جاچکی ہیں اور انڈر پاسز بن جانے کی بدولت ٹریفک کی روانی میں بھی بہتری آئی ہے تاہم ابھی بھی کچھ چوک تنگ (narrow) ہیں مثلاً شاہ کام چوک، ٹریفک کی روانی میں مزید بہتری کے لئے ایسے چوکوں کی redesigning کی اشد ضرورت ہے۔

گجرات شہر میں فضائی اور آبی آلودگی سے متعلقہ تفصیلات

*9702: حاجی عمران ظفر: کیا وزیر تحفظ ماحول از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گجرات شہر کا SPM لیول کیا ہے؟

(ب) اس شہر کے کن کن علاقہ جات میں فضائی اور آبی آلودگی کا مسئلہ ہے اور یہ کن وجوہات کی بناء پر ہے؟

(ج) اس شہر میں محکمہ کے کتنے ملازمین کس عہدہ اور گریڈ میں کام کر رہے ہیں؟

(د) اس شہر میں فضائی اور آبی آلودگی کے خاتمہ کے لئے کون کون سے منصوبہ جات پر کام جاری ہے؟

(ہ) ان منصوبہ جات پر سال 2017-18 میں کتنی رقم خرچ کی جائے گی؟

وزیر تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان):

(الف) ضلع گجرات میں ای پی اے لیب لاہور کی طرف سے 04.03.2015 میں ماحولیاتی آلودگی کا تجزیہ کیا گیا جس کے مطابق Suspended Particulate Matter کا لیول زیادہ پایا گیا۔ یہ

سروے اولڈ روڈ گجرات اور Industrial Estate Gujrat میں کیا گیا تھا۔ اس سروے کے مطابق باقی ماندہ Parameters جو کہ گیسوں کے متعلق تھے مقررہ حدود کے اندر پائے گئے۔ رپورٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس شہر میں سمال انڈسٹریل اسٹیٹ میں موجود پنکھا ساز فیکٹریاں، پاٹری انڈسٹریز، پتھر پیسنے والے کارخانے اور سرگودھا روڈ پر رائس ملز، اینٹوں کے بھٹے، جی ٹی روڈ پر سروس فیکٹری، ضلع گجرات بالخصوص شادی وال روڈ، رحمان شہید روڈ، بھمبر روڈ وغیرہ پر ماربل یونٹ، میرج ہال اور دیگر کارخانے فضائی اور آبی آلودگی کا باعث بن رہے ہیں۔ بھٹیوں میں ناقص ایندھن اور فیکٹریوں میں تیزاب کا استعمال اس کی بڑی وجہ ہے۔

(ج) ضلع گجرات میں دفتر تحفظ ماحول ایک ہے اور منظور شدہ اسامیوں کی تعداد 13 ہے جبکہ 6 سیٹیں خالی ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ضلع گجرات میں علیٰحدہ سے کوئی ترقیاتی منصوبہ نہ ہے۔ البتہ پنجاب لیول پر محکمہ تحفظ ماحول کی جانب سے مختلف منصوبہ جات بنائے جاتے ہیں۔ محکمہ ماحولیات کا کردار تحفظِ ماحول ایکٹ 1997 پر عملدرآمد کروانا ہے۔ ضلعی دفتر تحفظ ماحول گجرات نے روزانہ کی بنیاد پر ضلع بھر میں آلودگی پھیلانے والے کارخانوں کے خلاف مہم شروع کر رکھی ہے۔

(ہ) 2017-18 میں ضلع گجرات میں علیٰحدہ سے کوئی ترقیاتی منصوبہ نہ ہے۔

لاہور میں محکمہ زراعت کے دفاتر اور بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

*9707: **محترمہ فائزہ احمد ملک:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور میں محکمہ زراعت کے کتنے دفاتر کہاں کہاں ہیں؟

(ب) ان اداروں میں کیا کیا خدمات سرانجام دی جا رہی ہیں؟

(ج) کسانوں/کاشتکاروں کو مختلف حالات سے آگاہی کے لئے کتنے دفاتر ہیں اور ان میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(د) ان دفاتر کا سال 2017-18 کا بجٹ مدوار بتائیں؟

(ہ) ان دفاتر میں کتنی کس کس عہدہ اور گریڈ کی اسامیاں کب سے خالی پڑی ہیں؟

(و) حکومت خالی اسامیاں کب تک پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا):

(الف) لاہور میں محکمہ زراعت کے کل 42 دفاتر ہیں جو کہ ایگریکلچر ہاؤس 21 ڈیوس روڈ، ملتان روڈ، کینال روڈ اور گلبرگ لاہور میں واقع ہیں۔

(ب) ان اداروں میں درج ذیل خدمات سرانجام دی جاتی ہیں:

شعبہ ریسرچ

- بی کیپنگ ریسرچ سب سٹیشن میں مگس بانی کے متعلق تکنیکی معلومات فراہم کرنا اور تربیتی کورس منعقد کروانا۔
- کاٹن ریسرچ سب سٹیشن رائیونڈ میں دیسی کپاس کی پیداوار سے متعلق تجربات
- لاہور ڈویژن میں مختلف فصلات پر کھاد کے تجربات کرنا اور ضروریات معلوم کرنا۔
- تجزیہ زمین کے ذریعے مختلف کھادوں کی سفارشات مرتب کرنا۔
- کلراٹھی اور شور زدہ زمین کی اصلاحات کے لئے سفارشات مرتب کرنا۔
- مارکیٹ میں موجود مختلف کمپنیوں کے پراڈکٹس کو چیک کرنا اور رپورٹ مرتب کرنا۔

شعبہ توسیع

- رجسٹریشن کے لئے کھاد کے نمونہ جات کا تجزیہ کرنا۔
- نئے خام مال جو کھاد میں استعمال ہوتے ہیں ان کا تجزیہ کرنا۔
- مختلف فصلات / باغات کے نمائشی پلاٹ لگانا۔
- بلاسود قرضہ جات کے حصول کے لئے کاشتکاروں کو LRMIS سنٹرز پر رجسٹریشن کروانا۔
- کھاد، بیج کی سبسڈی کے حصول کے لئے رجسٹریشن کروانا۔
- منصوبہ برائے پیداواری فروغ سبزیات۔
- بیماریوں سے پاک گندم کے بیج کی فراہمی کا منصوبہ۔

- کھادوں کے نمونہ جات کا حصول برائے تجزیہ۔
- غیر معیاری کھاد کے خلاف قانونی چارہ جوئی کرنا۔
- زرعی مداخل کی دستیابی اور قیمتوں پر نظر رکھنا۔
- ڈپٹی کمشنر اور اسسٹنٹ کمشنر کی زیر نگرانی زرعی مشاورتی کمیٹی کا اجلاس۔

شعبہ اصلاح آبپاشی

- نہری کھالہ جات کی اصلاح و پختگی۔
- غیر نہری علاقوں میں ٹیوب ویلوں کے کھالہ جات کی اصلاح و پختگی۔
- کسانوں کو مالی اعانت پر لیزر لینڈ لیولنگ یونٹ کی بذریعہ قرعہ اندازی و پختگی۔
- ڈرپ / سپر نکلر نظام آبپاشی کی مالی اعانت پر تنصیب۔
- ڈرپ سسٹم کو چلانے کے لئے سولر سسٹم کی مالی اعانت پر فراہمی۔
- ٹنل فارمنگ کے لئے مالی اعانت کی فراہمی۔
- فارم کی سطح پر پانی کے بہتر استعمال کے لئے تکنیکی معاونت۔

شعبہ فیلڈ

- زمین ہموار کرنے کے لئے سبسڈی پر بلڈوزر فراہم کرنا۔
- بذریعہ رزسٹیوٹی میٹر زمینی پانی چیک کرنا۔
- ٹیوب ویل لگانے کے لئے مشورے دینا۔

شعبہ پیسٹ وارننگ

- جعلی زرعی ادویات کی روک تھام کا جائزہ لینا۔
- پیسٹی سائیڈ ڈیلرز اور ایکسٹینشن ایجنٹس کی ٹریننگ کا بروقت تحصیل وضلعی سطح پر اہتمام کرنا۔

شعبہ فلوریکلچر

- پھولوں اور پھلدار پودوں پر ریسرچ، فلوریکلچر کی ٹریننگ۔
- جی آر او لاہور اور راولپنڈی میں کچن گارڈننگ کی سہولتوں کے علاوہ سکولوں اور کالجوں میں کچن گارڈننگ کی ٹریننگ۔
- جدید فلوریکلچر پروڈکشن ٹیکنالوجی کی ترویج اور پھولوں کو اگانے والے کسانوں کی فارم پر عملی تربیت۔

شعبہ کراپ رپورٹنگ سروس

- ❖ تخمینہ پیداوار برائے فصلات

شعبہ پارب

- ❖ ذرائع ابلاغ کی مدد سے کاشتکاروں کو جدید پیداواری ٹیکنالوجی کی معلومات بہم پہنچانا۔
- ❖ محکمہ زراعت پنجاب کے دوسرے دفاتر کو غیر ملکی فنڈنگ سے چلنے والے اور پنجاب کے بڑے زرعی ترقیاتی منصوبوں کی نگرانی اور پڑتال / جائزہ سے متعلق مدد فراہم کرنا۔
- ❖ زرعی تحقیقاتی اداروں کو(Competitive Grant System)کے ذریعے مختلف پراجیکٹ، زرعی سائنسدانوں کو بین الاقوامی کانفرنسز اور ورکشاپوں میں شمولیت کرنے،زراعت کے مختلف اداروں کو بین الاقوامی کانفرنسز منعقد کرنے اورزراعت سے منسلک اداروں کو جدید ٹیکنالوجی درآمد کرنے کے لئے مالی وسائل فراہم کرنا۔

شعبہ سوائل سروے

- ❖ زمینی وسائل کی فہرست تیار کرنااور سرکاری اداروں کوان کی ضرورت کے مطابق فراہم کرنا۔

شعبہ مارکیٹنگ

- ❖ مارکیٹ کمیٹیوں کے ذریعے زرعی پیداواری کی خرید وفروخت کو باقاعدہ بنانا۔
- ❖ کاشتکار کو اس کی اجناس کا صحیح معاوضہ دلانے کے لئے بولی کے عمل کی نگرانی کرنا۔
- ❖ ضلعی انتظامیہ کی اتوار ورمضان بازاروں کے انعقاد میں معاونت کرنا۔

شعبہ فنڈبورڈ

- ❖ زرعی پیداوار منڈیوں کے قیام اور تعمیرات کے منصوبے بنانااور مارکیٹ کمیٹیوں کو آسان اقساط پر قرضے جاری کرنا۔

(ج) کسانوں /کاشتکاروں کو مختلف حالات سے آگاہی کے لئے کل 42دفاترز ہیں اور ان میں کل1214ملازمین کام کررہے ہیں.

(د) ان تمام دفاتر کے سال18-2017 کے مدوار بجٹ کی تفصیل (د)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) ان تمام دفاتر میں خالی اسامیوں کی کل تعداد 393 ہے۔زیادہ تر اسامیاں گزشتہ پانچ سال کے دوران خالی ہوئی ہیں جبکہ کچھ پانچ سال سے زائد عرصہ سے خالی ہیں۔خالی اسامیوں کی تفصیل(ہ)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) جیسے ہی نئی بھرتیوں پر پابندی ختم ہو گی ان اسامیوں پر تعیناتی کا عمل شروع کر دیا جائے گا جبکہ پبلک سروس کمیشن پنجاب کے ذریعے بھرتی کا عمل جاری ہے۔

گجرات شہر میں محکمہ زراعت کے دفاتر اور ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

*9726:حاجی عمران ظفر: کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گجرات شہر کی حدود میں محکمہ زراعت کے کتنے دفاتر کس کس جگہ پر چل رہے ہیں؟

(ب) ان میں کتنے ملازمین کس کس عہدہ اور گریڈ پر کام کر رہے ہیں؟

(ج) ان دفاتر میں کون کون سے فرائض سرانجام دیئے جاتے ہیں؟

(د) ان دفاتر کے سال2017-18 کے بجٹ کی مدوار تفصیل دی جائے؟

(ہ) گجرات شہر میں یکم جنوری2017 سے آج تک کتنے زرعی ادویات اور کھاد ڈیلر کے خلاف کس کس بناء پر کارروائی کی گئی ہے؟

وزیر زراعت(جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا):

(الف) گجرات شہر کی حدود میں محکمہ زراعت کے سات شعبہ جات کے کل بارہ دفاتر ہیں۔ شعبہ جات کے دفاتر اور جائے مقام کی تفصیل(الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) گجرات شہر میں محکمہ زراعت کے کل 225 ملازم کام کر رہے ہیں۔عہدہ ، گریڈ اور شعبہ جات کی تفصیل(ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان دفاتر میں درج ذیل فرائض سرانجام دیئے جاتے ہیں:

شعبہ توسیع

- مخصوص فصلات (گندم، دھان، گنا، سورج مکھی، کینولہ، چارہ جات اور سبزیات) کے لئے تربیتی پروگرام برائے کاشتکاران کا انعقاد۔
- نمائشی پلاٹس (ربیع، خریف) کی کاشت۔
- کھادوں کی قیمتوں اور ان کے معیار کو بذریعہ نمونہ جات اور چھاپہ جات یقینی بنانا۔
- کھادوں کی زائد قیمتوں پر فروختگی پر موقع پر جرمانہ۔
- کسان کارڈ کے حصول کے لئے کسانوں کی رجسٹریشن۔
- بلاسود کسانوں تک قرضہ جات کی فراہمی کے لئے کسانوں کی LRMIS سنٹرز پر رجسٹریشن کروانا

شعبہ اصلاح آبپاشی

- نہری کھالہ جات کی اصلاح وپختگی۔
- غیر نہری علاقوں میں ٹیوب ویلوں کے کھالہ جات کی اصلاح وپختگی۔
- کسانوں کو مالی اعانت پر لیزر لینڈ لیولنگ یونٹ کی بذریعہ قرعہ اندازی فراہمی۔
- ڈرپ / سپرنکلر نظام آبپاشی کی مالی اعانت پر تنصیب۔
- ڈرپ سسٹم کو چلانے کے لئے سولر سسٹم کی مالی اعانت پر فراہمی۔
- ٹنل فارمنگ کے لئے مالی اعانت کی فراہمی۔
- فارم کی سطح پر پانی کے بہتر استعمال کے لئے تکنیکی معاونت۔

شعبہ رریسرچ

- زمین و پانی کے نمونے جمع کرنا اور تجزیہ کرنا۔

شعبہ فیلڈ

- زمین ہموار کرنے کے لئے بلڈوزرز کی سبسڈی پر فراہمی۔
- زمینی پانی چیک کرنے کے لئے رزسٹیویٹی میٹر سے سروے

شعبہ پیسٹ وارننگ

- پیسٹی سائیڈ ڈیلرز کو ٹریننگ دی جاتی ہے۔
- خالص زرعی ادویات کی فراہمی کے لئے زرعی ادویات چیکنگ اور سیمپلنگ۔

شعبہ کراپ رپورٹنگ سروس

- تخمینہ پیداوار برائے فصلات۔

شعبہ مارکیٹنگ

- ❖ ریکوری مارکیٹ فیس ولائسنس فیس۔
- ❖ سبزی وغلہ منڈیوں میں آکشن کی نگرانی کرنا۔
- ❖ روزانہ کی بنیاد پر سبزی و پھل کی ریٹ لسٹ مرتب کرنا۔
- ❖ مراکز خرید گندم پر زمینداروں کو سہولیات (از قسم شامیانے، کرسیاں، میز، ٹھنڈا پانی) فراہم کرنا۔
- ❖ رمضان بازار میں فیئر پرائس شاپ کا انعقاد کرنا۔

(د) ان دفاتر کے لئے 18-2017 کے بجٹ کی مد وار اور شعبہ وار تفصیل (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) یکم جنوری 2017 سے آج تک گجرات شہر میں شعبہ پیسٹ وارننگ اور شعبہ توسیع کی طرف سے زرعی ادویات اور کھاد ڈیلرز کے خلاف کی گئی کارروائی کی تفصیل (ہ) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

بہاولپور، ملتان اور ڈیرہ غازی خان میں زمین ہموار کرنے کے لئے بلڈوزر کی خریداری سے متعلقہ تفصیلات

*9737: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) زمین ہموار کرنے کے لئے محکمہ زرعی انجینئرنگ بہاولپور / ملتان / ڈیرہ غازی کے پاس علیحدہ علیحدہ کتنے بلڈوزر ہیں یہ کب خرید کئے گئے فی بلڈوزر کیا مالیت ادائیگی کی گئی اور ان کی اوسطاً استعمال کی مدت کتنی ہے؟

(ب) کتنے خراب ہو کر ناکارہ ہو گئے ہیں اور حکومت آئندہ مالی سال 19-2018 کے لئے کیا مزید بلڈوزر خریدنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کتنی رقم مختص کی جا رہی ہے؟

(ج) بہاولپور ڈویژن میں ضلع وار کتنا رقبہ ایسا ہے جسے ہموار کیا جانا مطلوب ہے اور اس کے لئے حکومت کی کیا پالیسی ہے اور کیا ماسٹر پلان ہے؟

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا):

(الف) محکمہ زرعی انجینئرنگ بہاولپور، ملتان اور ڈیرہ غازی خان ڈویژن کے پاس کل 101 بلڈوزرز ہیں۔ ڈویژن اور ضلع وار تفصیل اس طرح سے ہے:

نام ڈویژن	تعداد	نام ڈویژن	تعداد	نام ڈویژن	تعداد
بہاولپور	42	ملتان	24	ڈیرہ غازی خان	35
نام ڈویژن	تعداد	نام ڈویژن	تعداد	نام ڈویژن	تعداد
بہاولپور	16	ملتان	9	ڈیرہ غازی خان	17

ماڈل	قیمت
1985-86	11لاکھ 72ہزار روپے
1988-89	16لاکھ 59ہزار روپے
1992-93	38لاکھ 82ہزار 480روپے
اوسط لائف	11ہزار گھنٹے

(ب) یہ بلڈوزر گزشتہ 25 تا 30 سال سے چل رہے ہیں اور اپنی اوسط لائف جو کہ 11 ہزار گھنٹے ہے سے چار گنا زیادہ چل چکے ہیں۔ مالی سال 2017-18 میں ملتان ریجن میں کسان package کے تحت 77 بلڈوزر مکمل اور جزوی طور پر مرمت کئے گئے ہیں لیکن یہ تمام بلڈوزر replaceable ہیں۔ جہاں تک نئے بلڈوزر خریدنے کا تعلق ہے اس سلسلے میں محکمہ نے کوئی رقم مختص نہ کی ہے۔

(ج) بہاولپور ڈویژن میں اس وقت کل 4لاکھ 59ہزار 420ایکڑ رقبہ ایسا ہے جو ہموار کیا جانا مطلوب ہے۔ ضلع وار قابل استعمال ناہموار رقبہ کی تفصیل اس طرح سے ہے۔

نام ضلع	ناہموار رقبہ	نام ضلع	ناہموار رقبہ	نام ضلع	ناہموار رقبہ
بہاولپور	1لاکھ 48ہزار 200 ایکڑ	رحیم یار خان	2لاکھ 27ہزار 240ایکڑ	بہاولنگر	83ہزار 980ایکڑ

بہاولپور ڈویژن میں اس وقت 42 بلڈوزر کام کر رہے ہیں جن کے ساتھ اس سال 9 ہزار ایکڑ رقبہ ہموار کیا جائے گا البتہ مزید نئے بلڈوزروں کے اضافے سے ناہموار رقبہ زیر کاشت لانے کے لئے استعداد کار بڑھائی جاسکتی ہے۔

ضلع سیالکوٹ حلقہ پی پی-130 میں فیکٹریوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*9038: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سیالکوٹ کے حلقہ پی پی-130 میں کون کون سی فیکٹریاں موجود ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ضلع سیالکوٹ کے حلقہ پی پی-130 میں موجود فیکٹریوں سے نکلنے والے آلودہ پانی سے قرب و جوار کے لوگوں میں ہیپاٹائٹس کا مرض پایا جا رہا ہے اس سلسلہ میں حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان):

(الف) حلقہ پی پی-130 ڈسکہ شہر اور گردونواح پر مشتمل ہے جس میں مندرجہ ذیل کارخانے ہیں:

1. سرجیکل / زرعی آلات-9
2. سٹیل فرنس-11
3. رائس ملز-15
4. آئل اور گھی ملز-1
5. سویٹ اینڈ بیکرز-1
6. کولڈ سٹوریج-5 وغیرہ۔

(ب) حلقہ پی پی-130 میں آلودگی پھیلانے والے کارخانوں کے خلاف محکمہ تحفظ ماحول نے کارروائی کرتے ہوئے ماحولیاتی آرڈر جاری کئے ہیں اور ان کے خلاف قانونی کارروائی زیر سماعت ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور: تھانہ شالامار میں درج مقدمات کی تفصیل

*9138: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یکم مارچ 2017 تا 31-مارچ 2017 تھانہ شالامار لاہور میں درج مقدمہ جات کے نمبر، مدعی اور ملزمان مقدمہ کا نام و پتا جات بتائیں؟

(ب) کتنے مقدمہ جات CCPO لاہور کے احکامات پر درج ہوئے ان کے نمبرز اور ملزمان کے نام بتائیں؟

(ج) سی سی پی او لاہور کی جانب سے درج ہونے والے مقدمہ جات کی تفتیش کن کن افسران نے کی، کتنے مقدمہ جات جھوٹے ثابت ہوئے ہیں؟

(د) کیا حکومت انصاف کی خاطر سی سی پی او لاہور کی جانب سے درج کردہ مقدمہ جات کی تفتیش کسی غیر جانب ادارے سے کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یکم مارچ 2017 تا 31-مارچ 2017 کے دوران تھانہ شالامار میں کل 97 مقدمات کا اندراج کیا گیا، جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جناب CCPO لاہور صاحب کے احکامات پر تھانہ ہذا میں کوئی مقدمہ درج نہ کیا گیا، تاہم مقدمات کا اندراج قابل دست اندازی جرم سرزد ہونے کی بناء پر کیا جاتا ہے۔

(ج) تھانہ شالامار میں مارچ 2017 کے دوران کوئی ایسا مقدمہ درج نہ ہوا ہے جو جناب CCPO صاحب کے حکم پر درج کیا گیا ہو اور جھوٹا اور قابل اخراج پایا گیا ہو۔

(د) تھانہ شالامار میں جناب CCPO صاحب کے براہ راست احکامات پر کوئی مقدمہ درج رجسٹر نہ ہوا ہے۔

لاہور شہر میں ٹریفک وارڈنز کی ڈیوٹی سے متعلقہ تفصیلات

*9401: محترمہ شنیلا روت: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور شہر میں اس وقت کل کتنے ٹریفک وارڈنز فرائض سرانجام دے رہے ہیں اور ان وارڈنز کی ڈیوٹی کو چیک کرنے کے کیا انتظامات کئے گئے ہیں نیز ہر بڑے چوک پر کتنے اہلکار تعینات کئے جاتے ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ٹریفک وارڈنز کی ڈیوٹی ہونے کے باوجود اکثر جگہوں پر ٹریفک جام رہتی ہے اور وارڈنز موجود نہیں ہوتے تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف)

1. سٹی ٹریفک پولیس لاہور میں اس وقت 2855 ٹریفک وارنز ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں۔ٹریفک سٹاف کی ڈیوٹی چیک کرنے کا ایک پراپر سسٹم موجود ہے۔ سٹی ٹریفک لاہور میں کل 34 ٹریفک سیکٹرز ہیں جن میں دونوں شفٹوں میں ایک ایک شفٹ / سیکٹر انچارج اور ڈیوٹی آفیسر تعینات ہیں جو نہ صرف متعلقہ ٹریفک سٹاف کی ڈیوٹی کو manage کرتے ہیں بلکہ گاہے بگاہے پوائنٹ ٹو پوائنٹ جاکر ان کو چیک بھی کرتے ہیں اگر کوئی ٹریفک سٹاف غیر حاضر پایا جائے تو اس کی فوری غیر حاضری نوٹ کی جاتی ہے اور ان غیر حاضران کو punishment دینے کا ایک سسٹم موجود ہے علاوہ ازیں متعلقہ ٹریفک آفیسرز اور زیر دستخطی بھی گاہے بگاہے ٹریفک سٹاف کو چیک کرتے ہیں لہذا اتنے پراپر سسٹم کی موجودگی میں کسی ٹریفک وارڈن کا اپنے پوائنٹ سے غائب ہو جانا اور افسران بالا کی نظروں میں نہ آنا ممکن نہ ہے۔

لاہور شہر میں ہر چوک میں ٹریفک کے دباو کو مد نظر رکھتے ہوئے ڈیوٹی لگائی جاتی ہے۔اس سلسلہ میں روزانہ کی بنیاد پر متعلقہ ڈیوٹی افسران ڈیوٹی روسٹر تیار کرتے ہیں۔

یہ سوال کہ ٹریفک وارڈنز کی موجودگی میں اکثر جگہوں پر ٹریفک جام رہتی ہے درست نہ ہے۔وجوہات درج ذیل ہیں۔

(ب)

1. لاہور شہر میں ٹریفک روانی سے چلتی ہے صرف peak hours کے دوران سکولز، کالجز اور یونیورسٹیوں کے کھلنے اور بند ہونے کے اوقات میں رش ہوتا ہے۔ٹریفک پولیس انتہائی محنت اور جانفشانی سے ڈیوٹی سرانجام دیتے ہوئے ٹریفک کے بہترین بہاو کو برقرار رکھتی ہے۔

2. بعض اوقات ایکسیڈنٹ ہو جانے کی بدولت ٹریفک کا دباؤ بڑھ جاتا ہے لیکن ٹریفک پولیس لاہور کے اہلکار فوری ایکسیڈنٹ والی جگہ پر پہنچ کر ٹریفک کی روانی کو یقینی بناتے ہیں۔
3. ملک میں دہشت گردی کے حالات کے پیش نظر سکولز اور کالجز وغیرہ نے اپنی پارکنگ والی جگہیں بند کر دیں ہیں جس کی وجہ سے چھٹی کے اوقات میں سکولز اور کالجز کے باہر روڈ پر ٹریفک کا دباؤ بڑھ جاتا ہے۔
4. تمام بڑے چوکوں میں peak hours کے دوران سگنلز بند کر دیئے جاتے ہیں اور ٹریفک پولیس کے اہلکار مینوئل طریقے سے ٹریفک کے بہاؤ کو برقرار رکھتے ہیں۔
5. بعض اوقات VVIP موومنٹ کے دوران سکیورٹی کو مد نظر رکھتے ہوئے صرف چند منٹ کے لئے ٹریفک کو روکنا پڑتا ہے تاہم اس کے بعد ٹریفک کی روانی کو یقینی بنایا جاتا ہے۔
6. لاہور شہر کی آبادی مسلسل بڑھ رہی ہے اور بڑھتی ہوئی آبادی کی بدولت گاڑیوں کی تعداد بھی بڑھتی جارہی ہے تاہم سڑکیں وہی پرانی ہیں جس کی بدولت ٹریفک کے بہاؤ میں مشکلات پیش آتی ہیں۔
7. ٹریفک پولیس لاہور نے شہریوں کی سہولت اور راہنمائی کی خاطر نہ صرف ایک ویب سائٹ (www.ctpl.gop.pk) بلکہ ہیلپ لائن (1915) بھی متعارف کروائی ہوئی ہے جبکہ ایک عدد ریڈیو چینل (FM88.6) بھی گا ہے بگائے شہریوں کو ٹریفک کی صورتحال کے متعلق راہنمائی کرتا ہے۔ مزید برآں ٹریفک پولیس لاہور نے پاکستان میں سب سے پہلے جدید ٹیکنالوجی سے آراستہ ایپلی کیشن Rasta بھی متعارف کروائی ہے جس سے چوبیس گھنٹے عوام الناس بآسانی لاہور شہر میں ٹریفک کی بدلتی ہوئی صورتحال کے متعلق آگاہی حاصل کر سکتے ہیں۔

8. لاہور شہر میں کئی سڑکیں چوڑی کی جاچکی ہیں اور انڈر پاسز بن جانے کی بدولت ٹریفک کی روانی میں بھی بہتری آئی ہے تاہم ابھی بھی کچھ چوک تنگ (narrow) ہیں مثلاً شاہ کام چوک، ٹریفک کی روانی میں مزید بہتری کے لئے ایسے چوکوں کی redesigning کی اشد ضرورت ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

حاجی ملک عمر فاروق: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، حاجی صاحب!

قرآن مجید کی لازمی تعلیم کا بل پاس کرنے پر معزز ایوان کو مبارکباد کا پیش کیا جانا

حاجی ملک عمر فاروق: جناب سپیکر! بڑی مہربانی۔ 4۔ مئی کو اس ایوان میں قرآن مجید کی لازمی تعلیم کا بل پاس ہوا جس کے mover ڈاکٹر سید وسیم اختر تھے۔ میں نے بھی اس حوالے سے ایک پرائیویٹ بل پیش کیا ہوا تھا۔

جناب سپیکر! آپ نے بل پاس ہونے کے بعد کسی کو بات کرنے کا موقع نہیں دیا تھا۔ میں اس حوالے سے بات کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ پاکستان کی بنیاد "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" پر ہے۔ ہمارے ملک کی بنیاد نظریاتی بنیاد ہے۔ اس ملک میں 70 سال کے بعد تعلیمی اداروں میں قرآن مجید کو قانونی طور پر ایک subject کے طور پر شامل کرنے کے لئے اس ایوان نے بل پاس کیا اس کے لئے rules suspend کئے گئے جو آپ کی مہربانی تھی۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ سعادت ڈاکٹر سید وسیم اختر کے حصہ میں آئی ہے۔ میں بھی اس کا mover تھا۔ میں انہیں مبارکباد پیش کرتا ہوں اور بالخصوص آپ کو بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ آپ نے rules suspend کرکے اس بل کو اہمیت دی اور اس ایوان نے متفقہ طور پر اس بل کو پاس کیا۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ ہم الیکشن میں جا رہے ہیں۔ یہ بہت بڑی سعادت ہے میں اس پر پورے ایوان کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: شکریہ، مہربانی۔ اس کی assent copies وزیر اعلیٰ کے پاس جا چکی ہیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، جناب آصف محمود!

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں ایک معاملہ کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ میڈیا میں بھی آیا ہے کہ میرے حلقہ کے منصور نامی شخص جو تین بچوں کا باپ تھا اس کو پولیس نے 21-اپریل کو اٹھایا۔۔۔

جناب سپیکر: آپ اس کے متعلق توجہ دلاؤ نوٹس یا کوئی تحریک لائیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! ٹائم نہیں ہے۔

جناب سپیکر: آپ ایف آئی آر نمبر بتا دیں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! آصف محمود صاحب لکھ کر دے دیں تو میں وعدہ کرتا ہوں کہ ہم کل definitely اس کا جواب دے دیں گے۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، میاں صاحب!

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! نہری اور دریائی پانی کی کم یابی کے لئے سرائیکی وسیب کے شاعر کا ایک نوحہ ہے۔ اس نے لکھا ہے کہ:

میں تسی میڈی روہی تسی
میکوں آکھ نہ پنج دریائی

جناب سپیکر! یہ نوحہ اس وقت لکھا گیا جب پانچ دریا چلتے تھے ہیڈ پنجند پر پورا اور بھرپور پانی ہوتا تھا۔ اس وقت بھی رو رہی تھی۔ اب تو مجھے یہ نظر آ رہا ہے کہ سارا پنجاب اور سارا پاکستان رو ہی بنتا جا رہا ہے۔ دریائی پانی اور نہری پانی کی کمی پر کسی کی کوئی توجہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔

کورم کی نشاندہی

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: کورم کی نشاندہی کی گئی ہے۔ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے۔ پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

سرکاری کارروائی

کورم پورا ہے لہٰذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔ جی، منسٹر صاحب!

مسودات قانون

(جو متعارف ہوئے)

مسودہ قانون فرٹیلائزر پنجاب 2018

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I introduce the Punjab Fertilizers Bill 2018.

MR SPEAKER: The Punjab Fertilizers Bill 2018 has been introduced in the House under Rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial

Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Agriculture for report upto 28th May 2018.

مسودہ قانون (پنجاب ترمیم) ڈرگز 2018

MR SPEAKER: A Minister to introduce the Drugs (Punjab Amendment) Bill 2018.

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I introduce the Drugs (Punjab Amendment) Bill 2018.

MR SPEAKER: The Drugs (Punjab Amendment) Bill 2018 has been introduced in the House under Rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997. A Minister may move the motion for suspension of rules.

قواعد کی معطلی کی تحریک

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I move:

> "That the requirements of rules 94 and 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be suspended under rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the Drugs (Punjab Amendment) Bill 2018."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the requirements of rules 94 and 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be suspended under rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the Drugs (Punjab Amendment) Bill 2018."

Now, the motion moved and the question is:

"That the requirements of rules 94 and 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be suspended under rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the Drugs (Punjab Amendment) Bill 2018."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: A Minister may move the motion for consideration of the Bill. First reading starts.

مسودہ قانون (پنجاب ترمیم) ڈرگز 2018

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Tahir Khalil Sindhu): Mr Speaker! I move:

"That the Drugs (Punjab Amendment) Bill 2018, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Drugs (Punjab Amendment) Bill 2018, be taken into consideration at once."

None has opposed.

Now, the motion moved and the question is:

"That the Drugs (Punjab Amendment) Bill 2018, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 2 to 9

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 2 to 9 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 2 to 9 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. A Minister!

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I move:

"That the Drugs (Punjab Amendment) Bill 2018, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Drugs (Punjab Amendment) Bill 2018, be passed."

Now, the motion moved and the question is:

"That the Drugs (Punjab Amendment) Bill 2018, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

مسودہ قانون لیگل ایڈ پنجاب 2018

MR SPEAKER: A Minister to introduce the Punjab Legal Aid Bill 2018.

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I introduce the Punjab Legal Aid Bill 2018.

MR SPEAKER: The Punjab Legal Aid Bill 2018 has been introduced in the House under Rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997. A Minister may move the motion for suspension of rules.

قواعد کی معطلی کی تحریک

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (MR KHALIL TAHIR SINDHU): Mr Speaker! I move:

> "That the requirements of rules 94 and 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be suspended under rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the Punjab Legal Aid Bill 2018."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the requirements of rules 94 and 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be suspended under rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the Punjab Legal Aid Bill 2018."

Now, the motion moved and the question is:

"That the requirements of rules 94 and 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be suspended under rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the Punjab Legal Aid Bill 2018."

(The motion was carried.)

مسودہ قانون

(جو زیر غور لایا گیا)

مسودہ قانون لیگل ایڈ پنجاب 2018

MR SPEAKER: First reading starts. A Minister may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Legal Aid Bill 2018, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Legal Aid Bill 2018, be taken into consideration at once."

None has opposed.

Now, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Legal Aid Bill 2018, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 3 to 20

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 3 to 20 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 3 to 20 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR SPEAKER: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. A Minister!

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Legal Aid Bill 2018, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Legal Aid Bill 2018, be passed."

Now, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Legal Aid Bill 2018, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

مسودہ قانون کریمینل پراسیکیوشن سروس انسپکٹوریٹ پنجاب 2018

MR SPEAKER: A Minister to introduce the Punjab Criminal Prosecution Service Inspectorate Bill 2018.

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I introduce the Punjab Criminal Prosecution Service Inspectorate Bill 2018.

MR SPEAKER: The Punjab Criminal Prosecution Service Inspectorate Bill 2018 has been introduced in the House under Rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997. A Minister may move the motion for suspension of rules.

قواعد کی معطلی کی تحریک

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I move:

> "That the requirements of rules 94 and 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be suspended under rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the Punjab Criminal Prosecution Service Inspectorate Bill 2018."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the requirements of rules 94 and 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be suspended under rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the Punjab Criminal Prosecution Service Inspectorate Bill 2018."

Now, the motion move and the question is:

> "That the requirements of rules 94 and 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be suspended under rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the Punjab Criminal Prosecution Service Inspectorate Bill 2018."

(The motion was carried.)

مسودات قانون

(جو زیر غور لائے گئے)

MR SPEAKER: A Minister may move the motion for consideration of the Bill. First reading starts.

مسودہ قانون کریمینل پراسیکیوشن سروس انسپکٹوریٹ پنجاب 2018

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Criminal Prosecution Service Inspectorate Bill 2018, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Criminal Prosecution Service Inspectorate Bill 2018, be taken into consideration at once."

None has opposed.

Now, the motion moved and the question is:

> "That the Punjab Criminal Prosecution Service Inspectorate Bill 2018, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 3 to 13

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 3 to 13 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 3 to 13 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR SPEAKER: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

“That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill.”

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. A Minister!

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Criminal Prosecution Service Inspectorate Bill 2018, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Criminal Prosecution Service Inspectorate Bill 2018, be passed."

Now, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Criminal Prosecution Service Inspectorate Bill 2018, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

مسودہ قانون تحفظ گواہ پنجاب2018

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Witness Protection Bill 2018. First reading starts. A Minister may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Witness Protection Bill 2018, as recommended by Standing Committee on Home, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Witness Protection Bill 2018, as recommended by Standing Committee on Home, be taken into consideration at once."

There is an amendment in it and the amendment is from: Mian Mehmood-ur-Rasheed, Malik Taimoor Masood, Raja Rashid Hafeez, Mr Asif Mehmood, Mr Ijaz Khan, Mr Muhammad Arif Abbasi, Dr Salah-ud-Din Khan, Mr Ahmad Khan Bhacher, Mr Muhammad Sibtain Khan, Mr Muhammad Shoaib Siddiqui, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Dr Murad Raas, Mr Masood Shafqat, Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, Mr Javed Akhtar, Mr Waheed Asghar Dogar, Mr Khan Muhammad Jahanzaib Khan Khichi, Mr Abdul Majeed Khan Niazi, Mr Ejaz Hussain Bukhari, Mrs Nighat Intisar, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mrs Raheela Anwar, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mrs Naheed Naeem, Ms Shunila Ruth, Sardar Ali Raza Khan Dreshak,

Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Mr Khurram Shahzad, Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Mrs Baasima Chaudhary, Dr Muhammad Afzal, Mrs Khadija Umar, Mr Ahmad Shah Khagga, Sardar Muhammad Asif Nakai, Qazi Ahmed Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Mrs Faiza Ahmed Malik, Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Dr Syed Waseem Akhtar, Mr Ehsan Riaz Fatyana and Mr Ali Salman. Any mover may move it.

Since none is present, the same is taken as withdrawn.

Now, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Witness Protection Bill 2018, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 3 to 17

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 3 to 17 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 3 to 17 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR SPEAKER: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. A Minister!

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Witness Protection Bill 2018, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Witness Protection Bill 2018, be passed."

Now, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Witness Protection Bill 2018, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

قواعد کی معطلی کی تحریک

MR SPEAKER: A Minister may move the motion for suspension of rules.

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I move:

> "That the requirements of Rule 95 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under Rule 234 of the said rules, for immediate consideration of the Punjab Government Servants Housing Foundation (Amendment) Bill 2018."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the requirements of Rule 95 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under Rule 234 of the said rules, for immediate consideration of the Punjab Government Servants Housing Foundation (Amendment) Bill 2018."

> Now, the motion moved and the question is:

> "That the requirements of Rule 95 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under Rule 234 of the said rules, for immediate consideration of the Punjab Government Servants Housing Foundation (Amendment) Bill 2018."

(The motion was carried.)

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

مسودہ قانون

(جو زیر غور لایا گیا)

مسودہ قانون (ترمیم) گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن پنجاب 2018

MR DEPUTY SPEAKER: A Minister may move the motion for consideration of the Bill. First reading starts.

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Government Servants Housing Foundation (Amendment) Bill 2018, as recommended by the Standing Committee on Service and General Administration, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Government Servants Housing Foundation (Amendment) Bill 2018, as recommended by the Standing Committee on Service and General Administration, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Punjab Government Servants Housing Foundation (Amendment) Bill 2018, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 2 & 3

MR DEPUTY SPEAKER: Second reading starts. We take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 2 & 3 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That Clauses 2 & 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Third reading starts. A Minister!

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Government Servants Housing Foundation (Amendment) Bill 2018, be passed."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Government Servants Housing Foundation (Amendment) Bill 2018, be passed."

Now, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Government Servants Housing Foundation (Amendment) Bill 2018, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

قواعد کی معطلی کی تحریک

MR DEPUTY SPEAKER: A Minister may move the motion for suspension of rules.

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I move:

> "That the requirements of Rule 95 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under Rule 234 of the said rules, for immediate consideration of the Punjab University of Technology Rasul Bill 2018."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That the requirements of Rule 95 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under Rule 234 of the said rules, for immediate consideration of the Punjab University of Technology Rasul Bill 2018."

Now, the motion moved and the question is:

> "That the requirements of Rule 95 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under Rule 234 of the said rules, for immediate consideration of the Punjab University of Technology Rasul Bill 2018."

(The motion was carried.)

مسودہ قانون

(جو زیر غور لایا گیا)

مسودہ قانون یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی رسول پنجاب 2018

MR DEPUTY SPEAKER: A Minister may move the motion for consideration of the Bill. First reading starts.

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab University of Technology Rasul Bill 2018, as recommended by the Standing Committee on Industries, Commerce and Investment, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab University of Technology Rasul Bill 2018, as recommended by the Standing Committee on Industries, Commerce and Investment, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Punjab University of Technology Rasul Bill 2018, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 3 to 53

MR DEPUTY SPEAKER: Second reading starts. We take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 3 to 53 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That Clauses 3 to 53 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Third reading starts. A Minister!

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab University of Technology Rasul Bill 2018, be passed."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab University of Technology Rasul Bill 2018, be passed."

Now, the motion moved and the question is:

"That the Punjab University of Technology Rasul Bill 2018, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

قواعد کی معطلی کی تحریک

MR DEPUTY SPEAKER: A Minister may move the motion for suspension of rules.

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (MR KHALIL TAHIR SINDHU): Mr Speaker! I move:

"That the requirements of Rule 95 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under Rule 234 of the said rules, for immediate consideration of the Punjab Bonded Labour System (Abolition) (Amendment) Bill 2018."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the requirements of Rule 95 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under Rule 234 of the said rules, for immediate consideration of the Punjab Bonded Labour System (Abolition) (Amendment) Bill 2018."

Now, the motion moved and the question is:

"That the requirements of Rule 95 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under Rule 234 of the said rules, for immediate consideration of the Punjab Bonded Labour System (Abolition) (Amendment) Bill 2018."

(The motion was carried.)

مسودات قانون

(جو زیر غور لائے گئے)

مسودہ قانون (ترمیم) (تنسیخ) بانڈڈ لیبر سسٹم پنجاب 2018

MR DEPUTY SPEAKER: A Minister may move the motion for consideration of the Bill. First reading starts.

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Bonded Labour System (Abolition) (Amendment) Bill 2018, as recommended by the Standing Committee on Labour and Human Resource, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Bonded Labour System (Abolition) (Amendment) Bill 2018, as recommended by the Standing Committee on Labour and Human Resource, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the question is:

> "That the Punjab Bonded Labour System (Abolition) (Amendment) Bill 2018, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 2 to 16

MR DEPUTY SPEAKER: Second reading starts. We take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 2 to 16 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That Clauses 2 to 16 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Third reading starts. A Minister!

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Bonded Labour System (Abolition) (Amendment) Bill 2018, be passed."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Bonded Labour System (Abolition) (Amendment) Bill 2018, be passed."

Now, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Bonded Labour System (Abolition) (Amendment) Bill 2018, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

مسودہ قانون (پنجاب ترمیم) دھماکا خیز مواد 2018

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Explosive Substances (Punjab Amendment) Bill 2018. First reading starts. A Minister may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I move:

> "That the Explosive Substances (Punjab Amendment) Bill 2018, as recommended by the Standing Committee on Home, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Explosive Substances (Punjab Amendment) Bill 2018, as recommended by the Standing Committee on Home, be taken into consideration at once."

There is an amendment in it. The amendment is from: Mian Mehmood-ur-Rasheed, Malik Taimoor Masood, Raja Rashid Hafeez, Mr Asif Mehmood, Mr Ijaz Khan, Mr Muhammad Arif Abbasi, Dr Salah-ud-Din Khan, Mr Ahmad Khan Bhacher, Mr Muhammad Sibtain Khan, Mr Muhammad Shoaib Siddiqui, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Dr Murad Raas, Mr Masood Shafqat, Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, Mr Javed Akhtar, Mr Waheed Asghar Dogar, Mr Khan Muhammad Jahanzaib Khan Khichi, Mr Abdul Majeed Khan Niazi, Mr Ejaz Hussain Bukhari, Mrs Nighat Intisar, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mrs Raheela Anwar, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mrs Naheed Naeem, Ms Shunila Ruth, Sardar Ali Raza Khan Dreshak, Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Mr Khurram Shahzad, Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Mrs Baasima Chaudhary, Dr Muhammad Afzal, Mrs Khadija Umar, Mr Ahmad Shah Khagga, Sardar Muhammad Asif Nakai, Qazi Ahmed Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Mrs Faiza

Ahmed Malik, Khawaja Muhammad Nizam ul Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Dr Syed Waseem Akhtar, Mr Ehsan Riaz Fatyana and Mr Ali Salman. Any mover may move it.

Since there is no mover, it is deemed as withdrawn.

Now, the motion moved and the question is:

"That the Explosive Substances (Punjab Amendment) Bill 2018, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR DEPUTY SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Third reading starts. A Minister!

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I move:

"That the Explosive Substances (Punjab Amendment) Bill 2018, be passed."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Explosive Substances (Punjab Amendment) Bill 2018, be passed."

Now, the motion moved and the question is:

"That the Explosive Substances (Punjab Amendment) Bill 2018, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

مسودہ قانون (پنجاب ترمیم) رجسٹریشن 2018

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Registration (Punjab Amendment) Bill 2018. First reading starts. A Minister may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I move:

"That the Registration (Punjab Amendment) Bill 2018, as recommended by the Standing Committee on Revenue, Relief and Consolidation be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Registration (Punjab Amendment) Bill 2018, as recommended by the Standing Committee on Revenue, Relief and Consolidation be taken into consideration at once."

There is an amendment in it. The amendment is from: Mian Mehmood-ur-Rasheed, Malik Taimoor Masood, Raja Rashid Hafeez, Mr Asif Mehmood, Mr Ijaz Khan, Mr Muhammad Arif Abbasi, Dr Salah-ud-Din Khan, Mr Ahmad Khan Bhacher, Mr Muhammad Sibtain Khan, Mr Muhammad Shoaib Siddiqui, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Dr Murad Raas, Mr Masood Shafqat, Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, Mr Javed Akhtar, Mr Waheed Asghar Dogar, Mr Khan Muhammad Jahanzaib Khan Khichi, Mr Abdul Majeed Khan Niazi, Mr Ejaz Hussain Bukhari, Mrs Nighat Intisar, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mrs Raheela Anwar, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mrs Naheed Naeem, Ms Shunila Ruth, Sardar Ali Raza Khan Dreshak, Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Mr Khurram Shahzad, Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Mrs Baasima Chaudhary, Dr Muhammad Afzal, Mrs Khadija Umar, Mr Ahmad Shah Khagga, Sardar Muhammad Asif Nakai, Qazi Ahmed Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Mrs Faiza Ahmed Malik, Khawaja Muhammad Nizam ul Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Dr Syed Waseem Akhtar, Mr Ehsan Riaz Fatyana and Mr Ali Salman. Any mover may move it.

Since there is no mover, it is deemed as withdrawn.

Now, the motion moved and the question is:

"That the Registration (Punjab Amendment) Bill 2018, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR DEPUTY SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Third reading starts. A Minister!

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I move:

"That the Registration (Punjab Amendment) Bill 2018, be passed."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Registration (Punjab Amendment) Bill 2018, be passed."

Now, the motion moved and the question is:

"That the Registration (Punjab Amendment) Bill 2018, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

مسودہ قانون (پنجاب دوسری ترمیم) رجسٹریشن 2018

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Registration (Punjab Second Amendment) Bill 2018. First reading starts. A Minister may move the motion for consideration of the Bill.

اجلاس کا وقت دس منٹ کے لئے بڑھایا جاتا ہے۔

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I move:

"That the Registration (Punjab Second Amendment) Bill 2018, as recommended by the Standing Committee on Revenue, Relief and Consolidation, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Registration (Punjab Second Amendment) Bill 2018, as recommended by the Standing Committee on Revenue, Relief and Consolidation, be taken into consideration at once."

There is an amendment in it. The amendment is from: Mian Mehmood-ur-Rasheed, Malik Taimoor Masood, Raja Rashid Hafeez, Mr Asif Mehmood, Mr Ijaz Khan, Mr Muhammad Arif Abbasi, Dr Salah-ud-Din Khan, Mr Ahmad Khan Bhacher, Mr Muhammad Sibtain Khan, Mr Muhammad Shoaib Siddiqui, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Dr Murad Raas, Mr Masood Shafqat, Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, Mr Javed Akhtar, Mr Waheed Asghar Dogar, Mr Khan Muhammad Jahanzaib Khan Khichi, Mr Abdul Majeed Khan Niazi, Mr Ejaz Hussain Bukhari, Mrs Nighat Intisar, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mrs Raheela Anwar, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mrs Naheed Naeem, Ms Shunila Ruth, Sardar Ali Raza Khan Dreshak, Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Mr Khurram Shahzad, Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Mrs Baasima Chaudhary, Dr Muhammad Afzal, Mrs Khadija Umar, Mr Ahmad Shah Khagga, Sardar Muhammad Asif Nakai, Qazi Ahmed Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Mrs Faiza Ahmed Malik, Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Dr Syed Waseem Akhtar, Mr Ehsan Riaz Fatyana and Mr Ali Salman. Any mover may move it.

Since there is no mover, it is deemed as withdrawn.

Now, the motion moved and the question is:

"That the Registration (Punjab Second Amendment) Bill 2018, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 2 & 3

MR DEPUTY SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 2 & 3 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clauses 2 & 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Third reading starts. A Minister!

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I move:

"That the Registration (Punjab Second Amendment) Bill 2018, be passed."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Registration (Punjab Second Amendment) Bill 2018, be passed."

Now, the motion moved and the question is:

"That the Registration (Punjab Second Amendment) Bill 2018, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

کورم کی نشاندہی

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کورم کی نشاندہی کی گئی ہے لہٰذا گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جی، گنتی کی گئی ہے۔ کورم پورا ہے لہٰذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔

مسودہ قانون (ترمیم) مالیہ اراضی پنجاب 2018

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Punjab Land Revenue (Amendment) Bill 2018. First reading starts. A Minister may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Land Revenue (Amendment) Bill 2018, as recommended by the Standing Committee on Revenue, Relief and Consolidation, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Land Revenue (Amendment) Bill 2018, as recommended by the Standing Committee on Revenue, Relief and Consolidation, be taken into consideration at once."

There is an amendment in it. The amendment is from: Mian Mehmood-ur-Rasheed, Malik Taimoor Masood, Raja Rashid Hafeez, Mr Asif Mehmood, Mr Ijaz Khan, Mr Muhammad Arif Abbasi, Dr Salah-ud-Din Khan, Mr Ahmad Khan Bhacher, Mr Muhammad Sibtain Khan, Mr Muhammad Shoaib Siddiqui, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Dr Murad Raas, Mr Masood Shafqat, Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, Mr Javed Akhtar, Mr Waheed Asghar Dogar, Mr Khan Muhammad Jahanzaib Khan Khichi, Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hassan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Mrs Baasima Chaudhary, Dr Muhammad Afzal, Mrs Khadija Umar, Mr Ahmad Shah Khagga, Sardar Muhammad Asif Nakai, Qazi Ahmed Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Mrs Faiza Ahmed Malik, Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Dr Waseem Akhtar, Mr Ehsan Riaz Fatyana and Mr Ali Salman. Any mover may move it.

None is present and same is taken as withdrawn.

Now, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Land Revenue (Amendment) Bill 2018, as recommended by the Standing Committee on Revenue, Relief and Consolidation, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 2 to 10

MR DEPUTY SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 2 to 10 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these, the question is:

"That Clauses 2 to 10 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Third reading starts. A Minister!

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Land Revenue (Amendment) Bill 2018, be passed."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Land Revenue (Amendment) Bill 2018, be passed."

Now, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Land Revenue (Amendment) Bill 2018, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

مسودہ قانون زرعی مارکیٹنگ ریگولیٹری اتھارٹی پنجاب 2018

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Punjab Agricultural Marketing Regulatory Authority Bill 2018. First reading starts. A Minister may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Agricultural Marketing Regulatory Authority Bill 2018, as recommended by the Standing Committee on Agriculture, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Agricultural Marketing Regulatory Authority Bill 2018, as recommended by the Standing Committee on Revenue, Relief and Consolidation, be taken into consideration at once."

There is an amendment in it. The amendment is from: Mian Mehmood-ur-Rasheed, Malik Taimoor Masood, Raja Rashid Hafeez, Mr Asif Mehmood, Mr Ijaz Khan, Mr Muhammad Arif Abbasi, Dr Salah-ud-Din Khan, Mr Ahmad Khan Bhacher, Mr Muhammad Shoaib Siddiqui, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Dr Murad Raas, Mr Masood Shafqat, Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, Mr Javed Akhtar, Mr Waheed Asghar Dogar, Mr Khan Muhammad Jahanzaib Khan Khichi, Mr Abdul Majeed Khan Niazi, Mr Ejaz Hussain Bukhari, Mrs Nighat Intisar, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mrs Raheela Anwar, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mrs Naheed Naeem, Ms Shunila Ruth, Sardar Ali Raza Khan Dreshak, Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Mr Khurram Shahzad, Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hassan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Mrs Baasima Chaudhary, Dr Muhammad Afzal, Mrs Khadija Umar, Mr Ahmad Shah Khagga,

Sardar Muhammad Asif Nakai, Qazi Ahmed Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Mrs Faiza Ahmed Malik, Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Dr Syed Waseem Akhtar, Mr Ehsan Riaz Fatyana and Mr Ali Salman. Any mover may move it.

None is present and same is taken as withdrawn.

Now, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Agricultural Marketing Regulatory Authority Bill 2018, as recommended by the Standing Committee on Revenue, Relief and Consolidation, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 3 to 33

MR DEPUTY SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 3 to 33 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these, the question is:

"That Clauses 3 to 33 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Third reading starts. A Minister!

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Agricultural Marketing Regulatory Authority Bill 2018, be passed."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Agricultural Marketing Regulatory Authority Bill 2018, be passed."

Now, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Agricultural Marketing Regulatory Authority Bill 2018, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

رپورٹ

(جو پیش ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب آصف محمود مجلس قائمہ برائے امداد باہمی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

نشان زدہ سوال نمبر 8383 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امداد باہمی کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں

Starred Question No.8383 asked by Mr Asif Mehmood MPA, PP-9

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امداد باہمی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب! آپ بات کریں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میں پورے ایوان، اپوزیشن لیڈر اور اپوزیشن ممبران کا جنہوں نے کچھ ترامیم میں حصہ لیا اور کچھ ترامیم میں بھی بائیکاٹ کیا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اب کل یا پرسوں سیشن ختم ہو گا لیکن اس کے باوجود پنجاب اسمبلی یہ واحد اسمبلی ہے جس نے ان پانچ سالوں میں 191 مفاد عامہ کے Bills پاس کئے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: پانچ منٹ وقت بڑھایا جاتا ہے۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! یہ ایک تاریخی کام ہے۔ پورے پنجاب میں سب سے زیادہ Bills ہیں جن میں پوری community کو اور ہر بندے کو خاص طور پر خواتین کے حوالے سے، Bonded labours کے حوالے سے، Human Rights کے حوالے سے، Minorities کے حوالے سے، ایگریکلچر کے حوالے سے تمام کے تمام افراد کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت مہربانی۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! آپ کو بھی بہت مبارکباد کہ آپ نے بھی بڑی patience کے ساتھ ہماری یہ باتیں سنیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب! بڑی مہربانی۔ بہت شکریہ

آج کے اجلاس کا وقت ختم ہو گیا لہٰذا اجلاس کل بروز جمعرات مورخہ 17-مئی 2018 صبح 11:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔